روحانی خزائن

تصنیفات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

جلد ۵

آئینہ کمالاتِ اسلام

دیباچہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بابرکت تصانیف اس سے قبل رُوحانی خزائن کے نام سے ایک سیٹ کی صورت میں طبع ہو چکی ہیں لیکن ایک عرصہ سے نایاب ہونے کی وجہ سے اس بات کی شدت سے ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ اس رُوحانی مائدہ کو دوبارہ شائع کر کے تشنہ روحوں کی سیرابی کا سامان کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا بیحد احسان ہے کہ اسکی دی ہوئی توفیق سے خلافت رابعہ کے بابرکت دور میں اب ان کتب کو دوبارہ سیٹ کی صورت میں شائع کیا جارہا ہے۔ یہ کتب اکثر چونکہ اُردو زبان میں ہیں اور اُردو دان طبقہ کی اکثریت پاکستان میں ہے اس لئے مناسب تو یہ تھا کہ ان کتب کی اشاعت بھی پاکستان میں ہوتی۔ لیکن ناگزیر مشکلات کی وجہ سے مجبوراً بیرون پاکستان سے ہی ان کی اشاعت کا فیصلہ کرنا پڑا۔

اس ایڈیشن کے سلسلہ میں چند امور قابل ذکر ہیں۔

ا۔ قرآنی آیات کے حوالے موجودہ طرز پر (نام سورۃ : نمبر آیت) نیچے حاشیہ میں دیئے گئے ہیں۔

ب۔ سابقہ ایڈیشن سے محض کتابت کی غلطیوں کی تصحیح کی گئی ہے۔

ج۔ ہاتھ سے لکھی ہوئی انگریزی عبارات کو صاف TYPE میں پیش کیا گیا ہے۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ سعید روحوں کو ان رُوحانی خزائن کے ذریعہ راہِ ہدایت نصیب فرمائے اور ہماری حقیر کوششوں کو قبولیت بخشے۔ آمین

خاکسار

الناشر

۲۰ نومبر ۱۹۸۴ء

مبارک احمد ساقی ایڈیشنل ناظر اشاعت

روحانی خزائن کی یہ جلد پنجم ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی ایک عظیم الشان تصنیف "آئینۂ کمالات اسلام" پر مشتمل ہے۔

"آئینۂ کمالات اسلام"

"آئینہ کمالات اسلام" کا دوسرا نام "دافع الوساوس" ہے۔ یہ کتاب دو حصوں پر مشتمل ہے۔ ایک حصّہ اُردو میں ہے۔ اور دوسرا عربی میں۔ اُردو حصّہ کی تاریخ ۱۸۹۲ء ہے۔ اور اس کا عربی حصّہ ۱۸۹۳ء کے آغاز میں لکھا گیا۔

اس کتاب کی وجہ تالیف جیسا کہ خود کتاب سے ظاہر ہے یہ ہوئی کہ ایک طرف اسلام کے خلاف پادریوں کی طرف سے جن کے فتنہ کو احادیث نبویہ میں دجّال کے فتنہ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ مہم جاری تھی۔ اور وہ بے تحاشا اسلام، بانئ اسلام اور قرآن مجید پر اعتراضات کر رہے تھے۔ اور وہ اس یقین کے ساتھ میدان میں نکلے تھے کہ دُنیا کا آئندہ مذہب عیسائیت ہوگا۔ اور اسلام کو عیسائیت کے سامنے اپنے ہتھیار ڈالنے کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہوگا۔ اور دوسری طرف خود علمائے اسلام ایسے عقائد رکھتے تھے۔ جن سے پادریوں کے پیش کردہ عقائد کی تائید اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فضیلت اور فوقیت و برتری ثابت ہوتی تھی جو کہ تبلیغ عیسائیت کی بنیاد تھی۔ چنانچہ ۲۲؍ اگست ۱۸۹۹ء کو پنجاب کے لفٹیننٹ گورنر میکورتھ ینگ نے اپنی ایک تقریر میں کہا:-

"مشرق کے مذاہب میں جو چیز سب سے زیادہ قیمتی ہے۔ اس کو از سرِ نو تازہ

کرنے کی کوشش اس یقین کے نتیجہ میں پیدا ہوئی ہے کہ ایک ہستی یہاں ایسی موجود ہے۔ جو محمد، بدھ، ہندو تریمورتی اور گرو نانک سے بڑی ہے۔ . . . . کیا تم الگ ایک طرف رہو گے اور اس فتح میں حصہ نہ لوگے۔" (دی مشنری بائی کلارک لندن)

علاوہ ازیں جو مسلمان لیڈر اسلام کی تائید اور مخالفین اسلام کے حملوں کا جواب دینے کے لئے اُٹھے وہ فلسفہ یورپ سے متاثر اور یورپین فلاسفروں کے اعتراضات سے مرعوب ہو کر اسلامی عقائد کی ایسی ایسی تشریحیں کرنے لگے جو صریح طور پر نصوص قرآنیہ اور احادیث نبویہ کے خلاف تھیں۔ گویا وہ خود اپنے قلم سے دشمنان اسلام کے اعتراضات کی تصدیق کر رہے تھے۔ اور یہ اعلان کر رہے تھے کہ مسلمانوں کے وہ عقائد بھی جن پر تیرہ سو سال سے ان کا اتفاق رہا غلط تھے۔

سر سیّد مرحوم کے خیالات

مثلاً سر سیّد مرحوم نے جو بلا شبہ مسلمانوں کے ایک بڑے ہمدرد لیڈر تھے۔ اور انہوں نے ظاہری تعلیم کے سلسلہ میں مسلمانوں کی بہت بڑی خدمت بھی کی۔ نہ صرف تاثیر دُعا اور معجزات وغیرہ کا انکار کیا بلکہ ملائکہ کے متعلق اپنی تفسیر القرآن میں لکھا:۔

"جن فرشتوں کا قرآن میں ذکر ہے۔ ان کا کوئی اصلی وجود نہیں ہو سکتا۔ بلکہ خدا کی بے انتہا قدرتوں کے ظہور کو اور ان قویٰ کو جو خدا نے اپنی تمام مخلوق میں مختلف قسم کے پیدا کئے ہیں ملک یا ملائکہ کہا ہے۔" (تفسیر القرآن جلد ۱ صفحہ ۴۳)

نیز لکھا:۔

"اسی ملکۂ نبوت کا جو خدا نے انبیاء میں پیدا کیا ہو۔ جبرئیل نام ہے۔ (تفسیر القرآن جلد ۱ صفحہ ۳۲)

وحی نبوت سے متعلق لکھا:۔

"میں نبوت کو ایک فطری چیز سمجھتا ہوں۔ جو انبیاء میں مقتضائے اپنی فطرت کے مثل دیگر قوائے انسانی کے ہوتی ہے۔ جس انسان میں وہ قوت ہوتی ہے وہ نبی ہوتا ہے۔" (تفسیر القرآن جلد ۱ صفحہ ۳۱)

"وہ خود اپنا کلام نفسی ان ظاہری کانوں سے اس طرح پر سنتا ہے جیسے کوئی دوسرا شخص اس سے کہہ رہا ہے۔ وہ خود اپنے آپ کو ان ظاہری آنکھوں سے

اس طرح پر دیکھتا ہے جیسے دوسرا شخص اسکے سامنے کھڑا ہوا ہے" (" " ۳۲)

"ہم بطور تمثیل گو وہ کیسی ہی کم مرتبہ ہو اس کا ثبوت دیتے ہیں۔ ہزاروں شخص ہیں۔ جنہوں نے مجنونوں کی حالت دیکھی ہوگی۔ وہ بغیر بولنے والے کے اپنے کانوں سے آوازیں سُنتے ہیں۔ تنہا ہوتے ہیں۔ مگر اپنی آنکھوں سے اپنے پاس کسی کو کھڑا ہوا۔ باتیں کرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ وہ سب انہی کے خیالات ہیں جو سب طرف سے بے خبر ہو کر ایک طرف مصروف اور اس میں مستغرق ہیں اور باتیں سُنتے اور باتیں کرتے ہیں۔ پس ایسے دل کو جو فطرت کی رو سے تمام چیزوں سے بے تعلق اور رُوحانی تربیت پر مصروف اور اس میں مستغرق ہو۔ ایسی واردات کا پیش آنا کچھ بھی خلاف فطرت انسانی نہیں ہے۔ ہاں ان دونوں میں اتنا فرق ہے کہ پہلا مجنون ہے۔ پچھلا پیغمبر گو کہ کافر پچھلے کو بھی مجنون بتاتے تھے۔" (تفسیر القرآن جلد ۱ صـ۳۳)

"یہی نقش قلبی دوسرے بولنے والے کی صورت میں دکھائی دیتا ہے۔ کبھی وہی انتقاش قلبی مثل ایک بولنے والی آواز کے انہیں ظاہر کانوں سے سنائی دیتا ہے۔ مگر بجز اپنے آپ کے نہ وہاں کوئی آواز ہے نہ بولنے والا۔" (" صـ۳۳)

وحی و نبوت سے متعلق جو نظریہ سرسید مرحوم کی مذکورہ بالا عبارات میں ظاہر کیا گیا ہے۔ وہ مغربی فلسفہ کی ایجاد ہے جو قرآن مجید اور احادیث نبویہ کی نصوص صریحہ و بینہ کے مخالف ہے اور اس نظریہ کو صحیح تسلیم کرنے سے تمام انبیاء کو نعوذ باللہ جھوٹا ماننا پڑتا ہے۔

الغرض یہ مسلمان مصلحین بھی درحقیقت دشمنان اسلام کی تقویت کا باعث بن رہے تھے اور ان بیرونی دشمنوں کے حملوں اور اندرونی مسلم نما مصلحین کی دُور از کار تاویلات و تشریحات سے اسلام کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچ رہا تھا۔ اور اسلام کا محبوبانہ اور دلربا چہرہ لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہو رہا تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کا دلکش اور دل آویز خوبصورت چہرہ ظاہر کرنے اور اس کے محاسن و کمالات کو منظر عام پر لانے کے لئے یہ کتاب آئینہ کمالات اسلام تحریر فرمائی تا دنیا کے لوگوں کو قرآن کریم کے کمالات معلوم ہوں اور اسلام کی اعلیٰ تعلیم سے انہیں واقفیت حاصل ہو۔ اس کتاب میں آپ نے حقیقت اسلام اور وحی و نبوّت اور ملائکہ کے وجود اور

ان کے کاموں پر تفصیلی بحث کرتے ہوئے ان شبہات اور وساوس کا بھی جواب دیا جو موجودہ فلسفہ کی رو سے ان مسائل پر کئے جاتے تھے۔ اور مسلمان علماء کے ان عقائد کی بھی معقولی اور منقولی رنگ میں تردید فرمائی جن سے مسیح ناصری علیہ السلام کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فضیلت ظاہر ہوتی تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سید الاولین و الآخرین اور افضل الانبیاء ہونا ثابت کیا۔ اور ان مسلمان لیڈروں کو جو فلسفہ یورپ سے مرعوب تھے اور ایسا مدافعانہ رویہ اختیار کر رہے تھے۔ جیسے کوئی دشمن کے غلبہ اور اس کے رعب سے مرعوب ہوکر اور اپنے آپ کو عاجز اور درماندہ پاکر مصالحت کا خواہاں ہوتا ہے۔ دعوت دیتے ہوئے کہ میں ان کے شبہات کا ازالہ کرسکتا ہوں وہ میری طرف رجوع کریں۔ آپ نے فرمایا:۔

"اس زمانہ میں جو مذہب اور علم کی نہایت سرگرمی سے لڑائی ہو رہی ہے اس کو دیکھ کر اور علم کے مذہب پر حملے مشاہدہ کرکے بے دل نہیں ہونا چاہیئے کہ اب کیا کریں۔ یقیناً سمجھو کہ اس لڑائی میں اسلام کو مغلوب اور عاجز دشمن کی طرح صلح جوئی کی حاجت نہیں بلکہ اب زمانہ اسلام کی روحانی تلوار کا ہے۔ جیساکہ وہ کسی وقت اپنی ظاہری طاقت دکھلا چکا ہے۔ یہ پیشگوئی یاد رکھو کہ عنقریب اس لڑائی میں بھی دشمن ذلت کے ساتھ پسپا ہوگا اور اسلام فتح پائے گا۔ حال کے علوم جدیدہ کیسے ہی زور آور حملے کریں۔ کیسے ہی نئے نئے ہتھیاروں کے ساتھ چڑھ چڑھ کر آویں مگر انجام کار ان کے لئے ہزیمت ہے۔ میں شکر نعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ اسلام کی اعلیٰ طاقتوں کا مجھ کو علم دیا گیا ہے۔ جس علم کی رو سے میں کہہ سکتا ہوں کہ اسلام نہ صرف فلسفہ جدیدہ کے حملہ سے اپنے تئیں بچائے گا۔ بلکہ حال کے علوم مخالفہ کو جہالتیں ثابت کر دے گا۔ اسلام کی سلطنت کو ان چڑھائیوں سے کچھ بھی اندیشہ نہیں ہے۔ جو فلسفہ اور طبعی کی طرف سے ہو رہے ہیں۔ اس کے اقبال کے دن نزدیک ہیں۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ آسمان پر اس کی فتح کے نشان نمودار ہیں۔ یہ اقبال روحانی ہے اور فتح بھی روحانی۔ تا باطل علم کی مخالفانہ طاقتوں کو ایسا ضعیف کر دے کہ کالعدم کر دیوے۔"

(آئینہ کمالات اسلام حاشیہ صفحہ ۲۵۴ و صفحہ ۲۵۵)

آئینہ کمالاتِ اسلام کی عند اللہ قبولیت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اس کتاب کی تحریر کے وقت دو دفعہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت مجھ کو ہوئی۔ اور آپ نے اس کتاب کی تالیف پر بہت مسرت ظاہر کی۔ اور ایک رات یہ بھی دیکھا کہ ایک فرشتہ بلند آواز سے لوگوں کے دلوں کو اس کی طرف بلاتا ہے اور کہتا ہے۔ "ھٰذا کتاب مبارک فقوموا للاجلال والاکرام"

یعنی یہ کتاب مبارک ہے اس کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔" (صفحہ ۶۵۲)

تفصیل اس مبارک اور پاک رؤیا کی جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں یہ کتاب آئینہ کمالات اسلام دکھائی گئی اور آنجناب نے اس پر اظہار مسرت فرمایا۔ اس کتاب کے حاشیہ صفحہ ۲۱۶-۲۱۷ میں مذکور ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آئینہ کمالات اسلام سے متعلق یہ رؤیا اور کشوف اس کتاب کی جلالت و عظمت شان پر دلالت کرتے ہیں۔ اور خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی تالیفات "سرمہ چشم آریہ" "فتح اسلام" "توضیح مرام" اور "ازالہ اوہام" کا ذکر کر کے فرماتے ہیں۔

"وکتاب آخر سبق کلھا الفتہ فی ھذہ الایام اسمہ دافع الوساوس" (صفحہ ۵۴۷)

کہ ایک اور کتاب ہے جو میں نے ان دنوں تالیف کی ہے۔ اور وہ ان سب مذکورہ کتب پر سبقت لے گئی ہے۔ اس کا نام دافع الوساوس ہے۔ اور وہ ان لوگوں کے لئے حد درجہ نافع ہے۔ جو اسلام کا حسن دکھانا اور مخالفوں کا منہ بند کرنا چاہتے ہیں۔"

عربی حصہ

حضرت اقدس نے اس کتاب کا عربی حصہ جو "التبلیغ" کے زیر عنوان تحریر فرمایا وہ حضور کی عربی میں پہلی تصنیف ہے اس سے قبل نہ آپ نے عربی زبان میں کوئی تصنیف فرمائی تھی۔ اور نہ عربی زبان میں کوئی مضمون تحریر فرمایا تھا۔ اس کی تحریک جیسا کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے۔ یوں ہوئی کہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے ۱۱ر جنوری ۱۸۹۳ء کو حضرت اقدس سے عرض کیا کہ اس کتاب دافع الوساوس میں ان فقراء اور پیرزادوں کی طرف بھی بطور دعوت

و اتمام حجت ایک خط شامل ہونا چاہیئے تھا۔ جو بدعات میں دن رات غرق اور اس سلسلہ سے جس کو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا ہے۔ بے خبر ہیں۔ حضور کو یہ صلاح مولوی صاحب موصوف کی پسند آئی حضور فرماتے ہیں :۔

"میرا ارادہ یہ تھا کہ یہ خط اُردو میں لکھوں۔ لیکن رات کو بعض ارشادات الہامی سے ایسا معلوم ہوا۔ کہ یہ خط عربی میں لکھنا چاہیئے۔ اور یہ بھی الہام ہوا کہ ان لوگوں پر اثر بہت کم پڑے گا۔ ہاں اتمام حجت ہوگا۔" (صفحہ ۳۵۹-۳۶۰)

حضور علیہ السلام نے یہ خط بزبان عربی نہایت فصیح و بلیغ مقفّٰی اور مسجّع عبارت میں لکھا۔ جو بجائے خود آپ کی صداقت کا ایک زندہ نشان ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی تصانیف سے متعلق ہم روحانی خزائن کی ساتویں جلد کے پیش لفظ میں ایک مفصّل نوٹ دینگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

کتابت کی غلطیوں کے متعلق ضروری گذارش

ہم رُوحانی خزائن کی بعض پہلی جلدوں میں بھی لکھ چکے ہیں کہ ہمارے ملک کے موجودہ طریق کتابت و طباعت کی وجہ سے انتہائی کوشش اور توجہ کے باوجود عموماً ہر کتاب میں بعض غلطیاں رہ جاتی ہیں۔ اس سے وہ کتابیں بھی مستثنیٰ نہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں شائع ہوئیں۔ کیونکہ اوّل تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی کاپیوں اور پروفوں کے پڑھنے کا کام حضرت مسیح موعودؑ کے علاوہ بعض دوسرے لوگ بھی کرتے تھے۔ جن میں احتیاط کا اتنا مادہ نہیں تھا۔ اور دوسرے بشری لوازمات کے ماتحت سہو ونسیان ایسی چیز ہے جس سے انبیاء تک مستثنیٰ نہیں۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ "اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَنْسٰی کَمَا تَنْسَوْنَ"۔ (بخاری) یعنی میں بھی تمہاری طرح کا انسان ہوں اور کبھی کبھی بھول بھی جاتا ہوں۔ جس طرح تم بھول جاتے ہو۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب ایام الصلح میں فرماتے ہیں :۔

"مَیں بشر ہوں اور بشریت کے عوارض مثلاً سہو و نسیان دوسرے انسانوں کی طرح مجھ میں بھی ہیں۔"

اسی طرح اپنی کتاب انجام آتھم میں تحریر فرماتے ہیں :۔

"میری کتابوں میں سہو کاتب اور بغیر ارادہ لغزش قلم کی بعض غلطیاں پائی جاتی ہیں۔" (ترجمہ از عربی عبارت)

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں میں کتابت کی غلطیوں یا سہو و نسیان کی غلطیوں کا

پایا جانا قابلِ تعجب نہیں ہے۔ لیکن ہمارا اصول یہ ہے کہ جس صورت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے اور حضور کی نگرانی میں چھپنے والی کتاب چھپ گئی۔ اُسے بعد میں محض اپنے قیاس سے بدلنا ہرگز درست نہیں۔ کیونکہ اس سے آہستہ آہستہ تحریف کا دروازہ کھل سکتا ہے۔ جو کسی طرح جائز نہیں پس ہم نے کتابت کی بعض صریح غلطیوں کو بھی نظرانداز کر کے نقل مطابق اصل کا اصول اختیار کیا ہے۔ البتہ کسی کتاب میں قرآن شریف کی کوئی آیت یا حدیث نبوی کا کوئی حصہ کاتب کی غلطی سے غلط چھپ گیا ہے تو اسے درست کر دیا ہے۔ کیونکہ یہ ایک ایسی چیز ہے جس کی تصحیح کے لئے ہمارے پاس ایک یقینی اور قطعی ذریعہ موجود ہے۔ اسکے علاوہ کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔ اور نہ ایسا کرنا جائز سمجھا گیا ہے۔

ہم نے اس کتاب کی کتابت آئینہ کمالات اسلام ایڈیشن اوّل مطبوعہ ۱۸۹۳ء سے صفحہ بصفحہ کروائی ہے۔ تمام کتاب میں پہلے ایڈیشن کی پوری پوری مطابقت اختیار کی گئی ہے۔ یہانتک کہ ایڈیشن اوّل کے شروع میں جو غلط نامہ ۴ صفحات کا شامل تھا۔ اگرچہ اسکے مطابق اصل کتاب میں درستی کر دی گئی ہے تاہم اس خیال سے کہ چونکہ پہلے ایڈیشن میں غلط نامہ لگا ہوا ہے۔ اس لئے اس غلط نامہ کی بھی نقل شامل کر دی گئی ہے۔ اسی طرح اشتہار مندرجہ صفحہ ۶۵۷ کا انگریزی ترجمہ بھی جیسے کہ پہلے ایڈیشن میں تھا۔ کتاب کے ساتھ شامل کر دیا گیا ہے تاکہ نقل اصل کے بالکل مطابق ہو جائے۔

اس سلسلہ میں ایک ضروری بات یہ بھی عرض کرنا ہے کہ اگرچہ پہلے ایڈیشن میں جہاں جہاں کتابت کی غلطیاں ہو گئی تھیں ان کو غلط نامہ سے دیکھ کر درست کرنے کے بعد کتابت کروائی گئی مگر جس جگہ ہمیں اصل کتاب میں کوئی لفظ صحیح معلوم ہوا ہے وہ رہنے دیا گیا ہے اور غلط نامہ میں جو لفظ صحیح قرار دیا گیا تھا۔ وہ حاشیہ میں لکھ دیا ہے۔ بعض اور کتابت کی غلطیاں بھی اصل کتاب میں تھیں ان میں سے بعض کی درستی حاشیہ میں کر دی گئی ہے۔ علاوہ ازیں بعض جگہ کاتب نے ایسی طرز پر عربی الفاظ لکھے ہیں کہ ان کا اصل معلوم کرنے میں دقت پیش آتی ہے۔ وہ بھی حتی الامکان صحیح طرز تحریر کے مطابق لکھ دیئے گئے ہیں۔

خاکسار

جلال الدین شمس

اِنڈیکس مضامین

انڈکس
روحانی خزائن جلد پنجم
(مرتبہ مولانا جلال الدین شمس)

الف

۳۰۔ (حضرت) ابراہیمؑ
حضرت ابراہیمؑ کی اپنے بچے کو خواب میں ذبح کرنے کی تعبیر مینڈھے کو ذبح کرنا تھا۔ لیکن حضرت ابراہیمؑ

فذلک یسبحون میں اسی طرف اشارہ ہے۔

حاشیہ در حاشیہ ص۱۳۸

۲- یونانیوں نے جو تشریح آسمانوں کے بارے میں کی ہے۔ وہ قرآنی تشریح سے مطابق نہیں اور اس پر کئی اعتراضات وارد ہوتے ہیں۔ اور قرآنی تشریح ایسی بدیہی الصداقت ہے کہ کوئی عقل سلیم اس سے انکار نہیں کرسکتی اور اسپر مدلل تفصیلی بحث۔ تجارب اور مشاہدات سے ثبوت۔ حاشیہ در حاشیہ ص۱۳۸-۱۴۹

۳- استقرائی دلیل اس بات پر کہ آسمان نرا پول نہیں۔ ص۱۴۲-۱۴۸

آسمان سے متعلق اعتراضات اور اُنکے جوابات

۱- اس اعتراض کا جواب کہ اگر آسمان لطیف مادہ ہے تو قرآن میں اس کے پھٹنے اور اس میں شگاف ہونے کے کیا معنی ہیں۔ یہ ہے۔

(الف) کہ اکثر جگہ قرآن کریم میں سماء سے مراد کل ما فی السماء ہے۔ (ب) لطیف جرم تو بہت زیادہ خرق کو قبول کرتا ہے۔ (ج) قرآن کریم کے ہر ایک لفظ کو حقیقت پر حمل کرنا بھی بڑی غلطی ہے ان الفاظ سے مراد یہ ہے ہر ایک جو بنایا گیا توڑا جائے گا۔ اور ہر ایک جسم اور جسمانی عالم پر فنا طاری ہوگی (۴) قرآن کریم کی دُوسری آیات سے ثابت ہے کہ انشقاق و انفطار سے جو آسمانوں کی نسبت وارد ہیں۔ ایسے معنی مراد نہیں جو جسم کثیف صلب کے حق میں مراد لئے جاتے ہیں جیسے آیت

والسموات مطویات بیمینہ اور آیت یوم نطوی السماء کطی السجل للکتب حاشیہ در حاشیہ ص۱۴۹-۱۵۵

۲- اس اعتراض کا کہ خداتعالیٰ نے سات آسمان کیوں بنائے یہ جواب ہے کہ درحقیقت یہ تاثیرات مختلفہ کی طرف اشارہ ہے۔ جو مختلف طبقات سماوی سے مختلف ستارے اپنے اندر جذب کرکے پھر زمین پر ان تاثیرات کو ڈالتے ہیں۔ حاشیہ در حاشیہ ص۱۵۵-۱۵۷

۳- اعتراض چھ دن میں زمین و آسمان کو پیدا کرنا ضعف پر دلالت کرتا ہے اور آیت واذا اراد شیئًا ان یقول لہ کن فیکون کے مخالف ہے۔

جواب قدرت کا مفہوم خواہ بلاتوقف ہوجانے کو مستلزم نہیں بلکہ کامل قدرت اور کامل ارادہ اسکو کہا جائے گا جبکہ وہ ایک فاعل کے اصل منشاء کے موافق جلد یا دیر کے ساتھ ہو۔ پھر ارادہ بھی تو دیر کے ساتھ معلق ہوسکتا ہے۔ حاشیہ در حاشیہ ص۱۶۰-۱۷۱

۴- اعتراض خداتعالیٰ نے زمین و آسمان کو چھ دن میں کیوں پیدا کیا؟

جواب چھ دن کا ذکر درحقیقت مراتب تکوینی کی طرف اشارہ ہے۔ ہر ایک چیز جو بطور خلق صادر ہوئی خواہ عالم کبیر جو زمین و آسمان وما فیھما سے مراد ہے۔ خواہ عالم صغیر جو انسان سے مراد ہے۔ وہ چھ مرتبے طے کرکے اپنے کمال خلقت کو پہنچتی ہے۔ انسان کی پیدائش کی نسبت بھی آیت ولقد خلقنا الانسان من سلالۃ

من طین الی احسن الخالقین میں انہی مراتب ستہ کا ذکر فرمایا ہے۔ اور ان مراتب کی تفصیل۔ نیز دنیا کی تمام قوموں نے بھی ایک دن تعطیل کا نکال کر چھ دنوں کو کام کے لئے خاص کیا۔ پس یہ چھ دن ان چھ دنوں کی یادگار ہیں۔ جن میں زمین و آسمان پیدا کئے گئے۔ حاشیہ در حاشیہ ص۱۴۲-۲۱۱

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیکھو "محمد"

آیات قرآنیہ

اور علمائے اسلام کی تمام تر کوشش مسلمانوں کی تکفیر اور اخراج از اسلام کے لئے ہے۔ ص۸

۴۔ فلسفیانہ وساوس سے ایک بڑا حصہ نو تعلیم یافتہ مسلمانوں کا اسلام سے ایسا دُور جا پڑا ہے۔ گویا اس نے اسلام چھوڑ دیا ہے اور بہت سے نادان اور کم عقل اسلام کی روشنی ترک کر کے عیسائی عقائد کی ظلمت میں داخل ہو گئے۔ ص۱۲

۵۔ **اعتراضات**۔ مؤلف کی دریافت کے مطابق مخالفین اسلام نے اسلام اور تعلیم قرآن کریم اور ہمارے سید و مولیٰ کی نسبت تین ہزار کے قریب اعتراض کئے ہیں۔ ص۳۷

۶۔ مُلک ہند میں ایک لاکھ کے قریب لوگوں نے عیسائی مذہب اختیار کیا اور چھ کروڑ سے زیادہ اسلام کے مخالف کتابیں تالیف ہوئیں۔ ص۵۱

۷۔ اسلام پر مصیبت کا وقت اور یہ کہ وہ مسلسل اور غیر منقطع خطرات میں پڑا ہے اور علماء نے شناخت نہیں کیا بلکہ عیسائیوں کی مدد کی۔ ص۴۶

۸۔ اسلام پر گذشتہ صدی میں صدمات اور آفات کے آنے کا ذکر مسلمانوں کا عیسائی اور دہریہ وغیرہ ہونا۔ مخالفوں کے اعتراضات اور عقلی فلسفی۔ فسق و فجور لالچ و طمع دینے۔ اباحت۔ دہریت شرک اور بدعات کے طوفان آئے جس کی نظیر پہلے زمانوں میں نہیں پائی گئی۔ عام ضلالت پھیل گئی۔ جس کی بنیاد عیسائیت اور عیسائی قوم نے ڈالی۔ جس کی وجہ سے مجدد وقت بھی مسیح کے نام پر آیا۔ ص۲۵۱-۲۵۴

۹۔ اسلام پر جو اس وقت فلسفیانہ اور دہریانہ حملے ہو رہے ہیں۔ ان کی نظیر پہلے کسی زمانہ میں نہیں مل سکتی۔ حاشیہ ص۲۶۳

مولویوں کی بدتر حالت کا ذکر۔ پیرزادوں اور فقراء اور اہل اللہ کہلانے والوں کی اسلام کی طرف سے بے پروائی اور غفلت۔ حاشیہ ص۲۶۵-۲۶۶

۱۰۔ **حقیقت اسلام** (الف) بحث اس بات پر کہ دین اسلام کی حقیقت اور اس تک پہنچنے کے وسائل اور اس حقیقت پر پابند ہونے کے ثمرات کیا ہیں۔ ص۵۷

(ب) اسلام کے لغوی اور اصطلاحی معنے۔

لغوی۔ بطور پیشگی ایک چیز کا مول دیا جائے یا کسی کو اپنا کام سونپیں یا صلح کے طالب ہوں یا کسی امر یا خصومت کو چھوڑ دیں۔ ص۵۷، ۵۸

اصطلاحی آیت بلیٰ من اسلم وجهه میں مذکور ہیں۔ یعنی خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے تمام وجود کو وقف کر دے اور اعتقادی اور عملی طور پر محض خدا تعالیٰ کا ہو جاوے اور اس کی تفصیل ص۵۸، ۶۰، ۶۲

(ج) حقیقت اسلامیہ جس کی تعلیم قرآن فرماتا ہے۔ نئی چیز نہیں بلکہ تمام انبیاء اسی حقیقت کے ظاہر کرنے کے لئے بھیجے گئے۔ اور تمام الٰہی کتابوں کا یہی مدعا رہا۔ مگر قرآن کریم کی تعلیم کو دوسری تعلیموں پر کمال درجہ کی فوقیت دو وجہ سے

حاصل ہے۔ ص۱۲۶ دیکھو "قرآن کریم کی فضیلت"
(د) معرفت تامہ کے مقام پر حقیقت اسلام
حاصل ہوجاتی ہے تب دونوں طرف سے یہ آواز
آتی ہے کہ جو میرا ہے سو تیرا ہے۔ ص۱۶۹

۱۱۔ **وسائل حصول حقیقتِ اسلام** حقیقت اسلام
کے حصول کے لئے قرآن نے بہت سے وسائل
بیان فرمائے ہیں۔ ان سب کا مآل دو پر ہی
جا ٹھہرتا ہے۔

اوّل خدا تعالیٰ کی ہستی اسکی مالکیت تامہ۔ قدرت تامہ
حکومت اور اسکی تمام قوتوں اور طاقتوں وغیرہ
کے متعلق پورا الیقین آجائے۔ ص۱۸۰-۱۸۱

دوم یہ کہ اللہ جلشانہ کے حسن و احسان پر
اطلاع وافر پیدا کرے کیونکہ کامل درجہ کی
محبت یا تو حسن کے ذریعہ یا احسان کے ذریعہ
پیدا ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے حسن اور اسکی ذات
اور صفات کی خوبیوں کا ذکر۔ ص۱۸۲-۱۸۴

ان کے علاوہ صوم وصلوٰۃ دعا اور تمام احکام
الٰہی جو چھ سو سے بھی کچھ زیادہ ہیں۔ لیکن
علم عظمت و وحدانیت ذات مع صفات
جلالی وجمالی وسیلۃ الوسائل اور سب کا
موقوف علیہ ہے۔ ص۱۸۷-۱۸۸

۱۲۔ **اسلام کے ثمرات**۔ ہدایت کی اعلیٰ تجلیات
تمام حجب سے مبرا۔ برکات کا نزول۔ عقائد جو
محض ایمان اور سماع کے طور پر قبول کئے
تھے۔ بذریعہ مکاشفات صحیحہ اور الہامات
یقینیہ مشہودہ ومحسوس طور پر کھولے جانا۔ فوق العادت
شجاعت۔ استقامت اور ہمت۔ شرح صدر کا
اعلیٰ مقام۔ ہر ایک نفسانی تاریکی کا بکلی دور کر کے
ان کی جگہ ربانی اخلاق کا نور بھر دیا جانا۔ زمین پر
حجت اللہ اور امان اللہ ہونا۔ مکالمات مخاطبات
الٰہیہ سے مشرف ہونا وغیرہ ص۲۲۶-۲۳۰

۱۳۔ **اسلام زندہ مذہب ہے**۔ اس کی برکات
ہمیشہ اس کے ساتھ ہیں۔ دنیا کو برکات اور آسمانی
نشانوں کی ہمیشہ ضرورت ہے۔ ہر ایک نئی صدی
جو آتی ہے۔ تو گویا ایک نئی دنیا شروع ہوتی
ہے۔ اس لئے اسلام کا خدا ہر نئی دنیا کے لئے
نشان دکھانے کے لئے ایک قائم مقام نبی کا پیدا
کر دیتا ہے جس کے آئینہ فطرت میں نبی کی
شکل ظاہر ہوتی ہے۔ اور وہ قائم مقام نبی متبوع
کے کمالات کو اپنے وجود کے توسط سے لوگوں کو
دکھاتا ہے اور اس کمال کا آدمی ہمیشہ مکالمہ الٰہیہ
کا خلعت پاکر آتا ہے۔ اور زکی اور مبارک اور
مستجاب الدعوت ہوتا ہے۔ اتمام حجت کیلئے
اپنے وجود کو پیش کیا ہے۔ ص۲۴۵-۲۵۱

۱۴۔ **اسلام کی روحانی فتح**۔ مذہب اور علم کی
جو جنگ جاری ہے۔ اس جنگ میں بھی دشمن
ذلت کے ساتھ پسپا ہوگا۔ اور اسلام فتح پائیگا۔
اسلام کی اعلیٰ طاقتوں کا مجھے علم دیا گیا ہے۔
جس علم کی رو سے میں کہہ سکتا ہوں کہ اسلام نہ
صرف فلسفہ جدیدہ کے حملہ سے اپنے تئیں بچائیگا

کی نسبت کئے گئے ہیں۔ مگر یہ اعتراضات اسلام کے لئے مضر نہیں بلکہ اسلام کے مخفی دقائق و حقائق کے کھلنے کا ذریعہ ہیں ص۳۷

۲۔ مخالفین کے اسلام پر اعتراضات سے غفلت کی صورت میں جو خطرناک نتیجہ ہوگا۔ ص۳۸

اعتراضات اور انکے جوابات:۔ اسلام پر مخالفوں کے اعتراضات کا ذکر دیکھو زیر "اسلام"

۱۔ حضرت مسیح موعودؑ کے الہام انما امرك اذا اردت شیئا ان تقول له کن فیکون پر اعتراض کا جواب کہ خدا تعالیٰ کے کُنْ اور بندہ کے حالت لقا میں بحالت تموّج کُنْ میں فرق اور امتیاز۔ ص۶۸-۶۹

۲۔ اگرچہ روح القدس اور شیطان انسان کے دائمی قرین ہیں لیکن شیخ بٹالوی اور شیخ دہلوی کا عقیدہ اس کے مخالف یہ ہے کہ شیطان تو قرین دائمی ہے مگر روح القدس نہیں اور یہ کہ جبرئیل اور ملک الموت وغیرہ فرشتے اپنے اصلی وجود کے ساتھ زمین پر آتے اور پھر تھوڑی دیر کے بعد آسمان پر چلے جاتے ہیں۔ اگر اس پر آریہ اور عیسائی اعتراض کریں کہ یہ تخالف کیوں ہے؟ تو اس کا جواب۔ اس صورت میں صدہا اعتراض قرآن اور حدیث اور عقل کے انپر وارد ہونے کے ایک یہ بھی ہے جو خدا تعالیٰ کے روحانی انتظام کا عدل اور رحم جاتا رہتا ہے۔ ص۸۹-۹۹

۳۔ **اس اعتراض کا جواب کہ اگر کل قول و فعل** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وحی سے تھا تو پھر آپ سے اجتہادی غلطی کیوں سرزد ہوئی ص۱۱۲

۴۔ اس اعتراض کا جواب کہ جس حالت میں روح القدس صرف ان مقربوں کو ملتا ہے جو بقا اور لقا کے مرتبہ تک پہنچتے ہیں۔ تو پھر روح القدس ہر ایک کا نگہبان کیونکر ہو سکتا ہے۔ حاشیہ ص۷۷-۸۰

۵۔ اس اعتراض کا جواب کہ جس حالت میں روح القدس انسان کو بدیوں سے روکنے کیلئے مقرر ہے تو پھر اس سے گناہ کیوں سرزد ہوتا ہے اور انسان کفر اور فسق و فجور میں کیوں مبتلا ہو جاتا ہے۔ حاشیہ ص۸۰-۸۱

۶۔ مخالفین اسلام کے اس اعتراض کا جواب کہ خدا تعالیٰ نے دانستہ انسان کے پیچھے شیطان کو لگا رکھا ہے۔ گویا اس کو آپ ہی خلق اللہ کو گمراہ کرنا منظور ہے۔ حاشیہ ص۸۲-۸۵

۷۔ اس اعتراض کا جواب کہ خدا تعالیٰ کو فرشتوں سے کام لینے کی کیا حاجت ہے۔ کیا اس کی بادشاہی بھی انسانی سلطنتوں کی طرح عملہ اور فوج کی محتاج ہے۔ حاشیہ ص۸۵-۸۸

۸۔ اس اعتراض کا جواب کہ اگر حضرت جبرئیل اور روح القدس ہمیشہ اور ہر وقت قرین دائمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے تو پھر ان اشارات قرآنی و احادیث کے کیا معنی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ کئی راتوں تک جبرئیل آنحضرتؐ

یبعث الحق ویکشف الصدق ویخسر الخاسرون ص۳۵۵

(د) الہامات کی صحت کا معیار:- کوئی الہام بغیر مطابقت قرآن صحیح نہیں ہو سکتا۔ اور میرے تمام الہامات جیسے کہ مجھے کشفاً بتایا گیا ہے۔ شریعت کے موافق صحیح اور خالص ہیں۔ ص۲۱

(ہ) الہام اور عقل دیکھو "عقل اور الہام"

(و) الہام اور مکالمہ الٰہیہ میں فرق۔ الہام کا چشمہ گویا ہر وقت مقرب لوگوں میں بہتا ہے۔ ان کے تمام ارادے اور دیکھنا سُننا رُوح القدس کے نفخ سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن مکالمہ یہ ہے کہ وحی متلو کی طرح خدا تعالیٰ کا کلام ان پر نازل ہوتا ہے اور وہ اپنے سوالات کا خدا تعالیٰ سے ایسا جواب پاتے ہیں۔ جیسا کہ ایک دوست دوست کو جواب دیتا ہے۔ الغرض وہ اللہ جلشانہ، کی ایک تجلی خاص کا نام ہے۔ جو بذریعہ اس کے مقرب فرشتہ کے ظہور میں آتی ہے۔ بہر حال یہ وحی ایک الٰہی آواز ہے۔ جو منجانب اللہ پیرایہ مکالمہ و مخاطبہ میں ظہور پذیر ہوتی ہے۔ ص۲۳۱-۲۳۲

(ز) الہام کی تین قسمیں۔ بلحاظ ابلاغ و عدم ابلاغ۔ ہر ایک ملہم من اللہ کو تین قسم کے الہام ہوتے ہیں۔ واجب التبلیغ۔ دوسرے وہ جن میں اظہار و عدم اظہار کا اختیار دیا جاتا ہے۔ تیسرے وہ جن کے اظہار سے ملہم لوگ منع کئے جاتے ہیں۔ حاشیہ ص۳۱۶

(ح) مشائخ فقراء و زہاد ہند وغیرہ بلاد کے متعلق الہام انھم ینادون من مکان بعید اور ان کو نصیحت ص۳۶۶

(ط) عیسائیوں کے فتنہ ہائلہ اور مسلمانوں کی بد حالی اور ضعف کے وقت اللہ تعالیٰ نے مجھے مامور کیا اور فرمایا:-

اصنع الفلك باعيننا ووحينا۔ انا جعلناك المسيح ابن مريم۔

قل تعالوا ندع ابناءنا الخ وغیرہ الہامات کا ذکر ص۳۷۳-۳۷۵

(ی) اردت ان استخلف فخلقت آدم کے کلام الٰہی ہونے پر آپ کا قسم اُٹھانا اور یہ دُعا کرنا کہ اگر ایسا نہیں اور تُو نے ہی مجھے خلیفہ مقرر نہیں کیا اور میرا نام کلیم اور عیسیٰ نہیں رکھا تو مجھے زندوں سے کاٹ ڈال۔ ص۵۹۸

امانت آیت انا عرضنا الامانة میں امانت سے مراد ص۱۶۱ و ۱۶۲ و ۱۷۳ و ۱۷۹ دیکھو زیر "تفسیر"

امتحان یا آزمائش و ابتلا کی حقیقت دیکھو زیر "اللہ"

اُمت محمدیہ کی فضیلت (الف) الٰہی طاقت کا

ب

سلب جذبات نفسانی الٰہی جذبہ اور تحریک سے
پھر جنبش میں آیا۔ اور بعد منقطع ہو جانے
تمام نفسانی حرکات کے پھر ربانی تحریکوں سے
پُر ہو کر حرکت کرنے لگا تو یہ وہ حیات ثانی ہے
جس کا نام بقاء رکھنا چاہیئے۔ ص۶۳-۷۰

(ب) بقا کا درجہ کسبی نہیں بلکہ وہبی ہے اور
کسب اور جد و جہد کی حد صرف فنا تک ہے ص۷۱-۷۲

(ج) ثم انشأ ناہ خلقاً آخر کا ہی وہ مرتبہ
بقا ہے جو فنا کے بعد ملتا ہے جس میں
رُوح القدس کامل طور پر عطا کیا جاتا ہے۔
حاشیہ در حاشیہ ص۲۰۷

بیت اللہ۔ حضرت مسیح موعودؑ کا اپنے آپکو بیت اللہ
سے اور دشمنوں کے حملہ کو حبشی کے حملہ سے تشبیہ دینا ص۱۰

پ

پادری۔ پادریوں کی فتنہ پردازیوں کا ذکر اور مسلمانوں
کی غفلت ص۱۳-۱۵

پریس۔ دو پریس قائم کرنے اور ایک اخبار جاری
کرنے اور ایک خوشخط کاپی نویس اور کاغذ کے
مصارف کے لئے اڑھائی سو روپیہ ماہوار
اخراجات کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام
کی طرف سے تحریک۔ ص۱۳۶

پُل صراط۔ آخرت میں پل صراط ہو گا اور ہم اپنی آنکھوں
سے دیکھیں گے۔ اور وہ درحقیقت دنیا کی
روحانی پل صراط کا ہی ایک نمونہ ہے۔ اور
وہ درحقیقت صراط مستقیم کا جو افراط و
تفریط سے پاک ہے۔ متمثل ہو گا اور اس کی
تفصیل ص۱۴۶-۱۴۸

پیشگوئیاں

۱۔ فلسفہ قرآن کے غالب آنے کی پیشگوئی

خدا تعالیٰ نے قرآن میں خبر دی ہے۔ کہ سخت جوش
ضلالت اور بے ایمانی اور بد استعمالی عقل کا جو دجال
کے نام سے موسوم کیا گیا۔ قرآن جو سچے فلسفہ سے
بھرا ہوا ہے حال کے دھوکہ دینے والے فلسفہ
کے طوفان پر بھی غالب آئے گا۔ ص۴۰-۴۱

**۲۔ مذہب اور سائنس کی جنگ میں اسلام کے
غالب آنے کی پیشگوئی**۔ حاشیہ ص۲۵۴-۲۵۵

۳۔ مخالفین احمدیت کی ناکامی سے متعلق

اللہ تعالیٰ تمہاری بیوقوفیاں تم پر ظاہر کرے گا۔ اور
اپنے بندہ کا مددگار ہو گا۔ اور اس درخت کو کبھی
نہیں کاٹے گا جس کو اُس نے اپنے ہاتھ سے لگایا
وہ دانا و بینا اور ارحم الراحمین ہے وہ کیوں اس
پودے کو کاٹے گا۔ جس کے پھلوں کے مبارک
دنوں کی وہ انتظار کر رہا ہے۔ ص۵۴

۴۔ یورپ کے ہیئت اور سائنس دانوں کی کائنات الجو
اور ان کے نتائج کے متعلق پیشگوئیوں کی حقیقت
حاشیہ ص۱۱۸

پیشگوئی متعلقہ مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری

(الف) نور افشاں نے اپنے پرچہ ۱۰ مئی ۱۸۸۸ء
میں ایک خط متعلقہ پیشگوئی مرزا احمد بیگ شائع

کرکے جو بد زبانی کی اس کا جواب۔ اصل پیشگوئی کے الفاظ جو خط میں درج ہیں ص ۲۷۹-۲۸۰

(ب) **پیشگوئی کا وقوع**، اپریل ۱۸۹۲ء کو احمد بیگ نے اپنی لڑکی کا دوسری جگہ نکاح کیا اور ۳۰ ستمبر ۱۸۹۲ء کو وہ مطابق پیشگوئی مرگیا۔ ص ۲۸۰ و حاشیہ ص ۲۸۹ و ص ۳۲۱

(ج) **ایک پیشگوئی پیش از وقوع کا اشتہار** اس پیشگوئی کی تقریب کیسے پیش آئی جن کے متعلق پیشگوئی کی گئی وہ قرآن شریف پر طرح طرح کے اعتراضات کرتے اور مجھ سے کوئی نشان مانگتے تھے۔ اور وہ مجھے دعویٰ الہام میں مکار اور دروغگو خیال کرتے تھے۔ ص ۲۸۴-۲۸۵ و ص ۳۲۰ نیز دیکھو تفصیل اور اس سے متعلق بقیہ الہامات ص ۵۶۷-۵۷۶ اور اس سے متعلق خط وکتابت اور یہ پیشگوئی و آخر المصائب موتک ص ۵۷۳-۵۷۶ و حاشیہ ص ۶۲۸

(د) **انحراف نکاح کی صورت میں پیشگوئی کے الفاظ**:۔ جس دوسرے شخص سے وہ بیاہی جائے گی وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائے گا۔ ص ۲۸۶

(ھ) اس پیشگوئی میں نہ ایک بلکہ چھ پیشگوئیاں تھیں ان کی تفصیل ص ۳۲۵

(و) **نور افشاں کے اس اعتراض کا جواب** کہ اگر خدائی الہام تھا تو اسے پوشیدہ کیوں رکھا۔ اور خط میں پوشیدہ رکھنے کی کیوں تاکید کی ص ۲۸۷-۲۸۸

۶۔ **صدق وکذب جانچنے کا معیار**۔ ہمارا صدق یا کذب جانچنے کیلئے ہماری پیشگوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان نہیں ہو سکتا۔ ص ۲۸۸

۷۔ **پسر موعود یا مصلح موعود** (الف) پیشگوئیوں کے مجموعی الفاظ یہ ہیں کہ بعض لڑکے فوت بھی ہونگے اور ایک لڑکا خدا تعالیٰ سے ہدایت میں کمال پائے گا۔ ص ۳۰۵

(ب) پیشگوئی در بارہ پسر موعود یا مصلح موعود ص ۵۷۷-۵۷۸ و ص ۶۴۷

(ج) حدیث کہ مسیح موعود شادی کریگا اور اس کی اولاد ہوگی۔ اس میں اشارہ ہے کہ اسے ایک لڑکا دیا جائیگا جو اسکی نظیر ہوگا اور خدا کے معزز بندوں میں سے ہوگا۔ حاشیہ ص ۵۷۸

۸۔ **پیشگوئیاں بصورت استعارہ**۔ (الف) غیبی پیشگوئیوں کا ذکر اللہ تعالیٰ کبھی مصرح الفاظ میں اور کبھی مجاز اور استعارہ کی زبان میں بیان کرتا ہے ص ۴۲۶

(ب) جب کسی واقعہ کو اخفار کی صورت میں بیان کرتا ہے۔ تو وہ چار قسم پر ہوتا ہے۔ (۱) بڑے واقعہ کو چھوٹا کرکے جیسے غزوہ بدر (۲) چھوٹے کو بڑا اور نادر کرکے جیسے ملائکہ کی بشارت (۳) اور مبشر کو مخوف (۴) مخوفہ کو مبشرہ کرکے اور ان کی قرآن سے مثالیں۔ جیسے رؤیا ابراہیم کہ بچے کو ذبح کرتے دیکھا۔ اس کی تعبیر مینڈھے کو ذبح

تعدد ازواج کی حکمت اور کن حالات میں تعدد ازواج واجب ہو جاتا ہے۔ اور گذشتہ انبیاء ابراہیم، یعقوب، موسیٰ، داؤد اور یوسف زوج مریم کا بہت سی بیویاں کرنے کا ذکر ص۲۸۱-۲۸۴

تفسیر - ۱- آیت بلیٰ من اسلم وجهه لله وهو محسن الآية کی نہایت لطیف تفسیر اس میں حقیقتِ اسلام اس تک پہنچنے کے ذرائع اور اسکے ثمرات کا ذکر اور سعادت تامہ کے تینوں درجوں فنا۔ بقا۔ لقا کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ ص۵۸-۶۵

۲- آیت انی متوفیك اس اعتراض کا جواب کہ یہ تو وعدہ ہے اس سے یہ نہیں نکلتا کہ وہ وعدہ پورا بھی کر دیا۔ ص۴۵-۴۶

۳- آیت۔ ان کل نفس لما علیها حافظ کی لطیف تفسیر۔ ہر نفس پر ایک فرشتہ نگہبان ہے جو ہمیشہ اس کے ساتھ رہتا ہے۔ ظاہری حفاظت کیلئے بھی اور باطنی حفاظت کے لئے بھی جو روح القدس کہلاتا ہے۔ ص۷۷

۴- آیت ولقد زینا السماء الدنیا بمصابیح وجعلنها رجوما للشیاطین سے
(الف) استدلال کہ ہر ستارے پر ایک فرشتہ موکل ہے۔ حاشیہ ص۷۷
(ب) اس سوال کا جواب کہ بعض آیات سے ظاہر ہوتا ہے کہ شہب ثاقبہ کو چلانے والے سماء الدنیا کے ستارے ہیں اور دوسری آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر امر کے مقسّم اور مدبر فرشتے ہیں۔ ان دونوں میں کوئی منافات نہیں ہے۔ حاشیہ ص۱۴۰-۱۴۶

۵- آیت منهم ظالم لنفسه ومنهم مقتصد ومنهم سابق بالخیرات میں تین گروہوں کا ذکر بلحاظ روح القدس کی چمک اور شیطانی ظلمت کے پائے جانے کے ص۹۷ و ص۱۲۸

برگزیدہ بندوں کے تین گروہوں کا ذکر:-

۱- (الف) ظالموں کا گروہ یعنی جو اپنے نفس پر ظلم کرتے اور نفس سرکش کی مخالفت اختیار کر کے مجاہدات شاقہ میں مشغول ہیں۔ ص۱۲۹
(ب) اس امر کی دلیل کہ اس آیت میں ظالم سے مراد سرکش اور نافرمان نہیں ہیں۔ ص۱۳۳-۱۴۳
(ج) اس قسم کے ظالموں کا نام قرآن کریم کے دوسرے مقامات میں توابین بھی ہے۔ ص۱۳۹

۲- دوسرا میانہ حالت آدمیوں کا گروہ جن کا بعض سلوک کی راہوں میں نفس موافق اور بعض راہوں میں مخالف ہے۔ ص۱۲۹-۱۳۰

۳- سابق بالخیرات اعلیٰ درجہ کے آدمیوں کا گروہ جن کا نفس مطمئنہ ہو جاتا ہے اور اللہ جلشانہ کی فرمانبرداری ان کی طبیعت کی جزو اور ان کی جان کی راحت ہو جاتی ہے۔ ص۱۳۰-۱۳۳

۶۔ آیت ویجعل لکم نورا تمشون بہ میں
(الف) نور سے مراد رُوح القدس ہے صـ۹۸
(ب) نور الہام اور نور اجابت دعا اور نور کرامات اصطفا مراد ہے جو تمہارے غیر میں ہرگز نہ پایا جائے گا۔ صـ۲۹۶

۷۔ آیت ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملائکۃ کی تفسیر صـ۹۸

۸۔ آیت او من کان میتا فاحیینٰہ وجعلنا لہ نورا یمشی بہ میں نور اور حیات سے مراد رُوح القدس ہی۔ صـ۹۹

۹۔ آیت اولئک کتب فی قلوبھم الایمان وایدھم بروح منہ کی تفسیر کہ ایمان کے دلوں میں لکھنے سے ایک نئی پیدائش انسان کو حاصل ہوتی ہے جو بجز تائید رُوح القدس کے ہرگز نہیں مل سکتی۔ صـ۱۰۰،۱۰۱

۱۰۔ آیت فالھمھا فجورھا وتقوٰھا یعنی خدا بوجہ علۃ العلل ہونے کے بدی اور نیکی دونوں کا الہام کرتا ہے۔ بدی کے الہام کا ذریعہ شیطان اور نیکی کے الہام کا ذریعہ رُوح القدس ہے جو پاک خیالات دل میں ڈالتا ہے۔ حاشیہ صـ۸۱

۱۱۔ آیات والسماء والطارق... حافظ کی تفسیر ان آیات میں خدا تعالیٰ کے رُوحانی اور جسمانی انتظام کا بیان کیا ہے اور قانون قدرت کو جو اجرام سماوی میں پایا جاتا ہے بہ پیرایہ قسم بطور شاہد کے پیش کیا ہے اور بتایا ہے کہ ان دونوں انتظاموں کا مبدأ ایک ہی ہے۔ حاشیہ صـ۹۹-۱۰۲

۱۲۔ آیات والنجم اذا ھوٰی... وھو بالافق الاعلیٰ کی لطیف تفسیر حاشیہ صـ۱۰۲-۱۰۸

۱۳۔ آیات والذاریات ذروا۔ الی۔ امرا کی تفسیر۔ پہلی تین آیات میں ہواؤں کا ذکر کیا ہے جو ظاہری نظام سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور آخری آیت میں ملائکہ کا ذکر کیا۔ تا ظاہر کرے کہ جسمانی سلسلہ کے نیچے ایک اور سلسلہ علل رُوحانیہ کا ہے۔ حاشیہ صـ۱۳۵-۱۳۶

۱۴۔ آیات والمرسلات عرفا... فالملقیات ذکرا میں ہواؤں اور فرشتوں دونوں کا ذکر کیا ہے۔ اور آیت فالمدبرات امرا میں فرشتوں اور ستاروں کو ایک ہی جگہ جمع کر دیا ہے۔ صـ۱۳۷

۱۵۔ آیت وانشقت السماء فھی یومئذ واھیۃ والملک علی ارجائھا سے استدلال کہ فرشتے آسمان اور آسمانی اجرام کے لئے بطور جان کے ہیں اور ان کی بقا بباعث انہی ملائک کے ہے۔ حاشیہ صـ۱۳۹-۱۴۰

۱۶۔ آیت اللہ الذی خلق سبع سمٰوٰت ومن الارض مثلھن الآیۃ کی تفسیر

سات زمینوں سے مراد زمین کی آبادی کے سات طبقے ہیں جو نسبتی طور پر بعض بعض کے تحت واقع ہیں۔ اس جگہ تقسیم سے مراد ایک صحیح تقسیم ہے جس سے کوئی معمورہ باہر نہ رہے اور زمین کی ہر ایک جزو کسی حصہ میں داخل ہو جائے۔ گویا ہفت اقالیم کا خیال بھی ایک الہامی تحریک تھی۔ ص ۱۵۶-۱۶۰

۱۷- آیت ولقد خلقنا الانسان من سلالۃ من طین الآیۃ کی تفسیر اور انسانی پیدائش کے مراتب ستہ کا ذکر روحانی جسمانی دونوں لحاظ سے۔ حاشیہ در حاشیہ ص ۱۷۶-۲۰۷

۱۸- آیت لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم سے انسان کے عالم صغیر ہونے پر استدلال۔ حاشیہ در حاشیہ ص ۱۸۲

۱۹- آیت اولم یر الذین کفروا ان السموات والارض کانتا رتقا ففتقناھما الآیۃ کی تفسیر حاشیہ در حاشیہ ص ۱۴۱

۲۰- آیت فحملہا الانسان انہ کان ظلوما جہولا میں (الف) ظلومیت اور جہولیت کی صفت مقام مدح میں ہے ص ۱۴۲ اس کی مزید تشریح ص ۱۵۷-۱۶۵

(ب) اس وسوسہ کا جواب کہ کیا متقدمین نے بھی ظلوم وجہول کو محل مدح میں لیا ہے ہاں صاحب فتوحات مکیہ تفسیر حسینی مؤلفہ خواجہ محمد پارسا اور ابن جریر نے محل مدح میں قرار دیا ہے۔ ص ۱۶۵-۱۷۰

۲۱- آیت انا عرضنا الامانۃ میں مذکور امانت

(الف) سراسر خیر اور نور تھی اور انسان ظلوم و جہول بھی ہمارے بیان کردہ معنوں کی رو سے نور ہے۔ اس نور نے نور کو قبول کیا۔ اور وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کامل کو دیا گیا۔ وہ نہ ملائک نہ قمر نہ آفتاب نہ سمندر دل نہ دریاؤں غرضیکہ ارضی وسماوی کسی چیز میں نہیں تھا۔ صرف انسان کامل میں تھا۔ ص ۱۵۹-۱۶۰ و ص ۱۶۵-۱۶۸

(ب) اس میں امانت سے مراد انسان کامل کے وہ تمام قویٰ اور عقل اور علم اور دل اور جان اور حواس اور خوف و محبت اور جمیع نعماء روحانی و جسمانی ہیں۔ خدا تعالیٰ انسان کامل کو عطا کرتا اور وہ اس ساری امانت کو جناب الٰہی کو واپس دیتا ہے اور اس میں فانی ہو کر اس کی راہ میں وقف کر دیتا ہے اور یہ شان اعلیٰ اور اکمل طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں پائی گئی اور تائیدی آیات کا ذکر ص ۱۶۱-۱۶۲

(ج) در حقیقت امانت اور اسلام کی حقیقت ایک ہی ہے۔ ص ۱۶۳-۱۶۴

۲۲- آیت وان منکم الا واردھا ... جثیا کی لطیف تفسیر۔

(الف) متقیوں کے مس نار سے خالی نہ رہنے کی لطیف تشریح مع احادیث کہ مومن بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی جانوں کو بھڑکتی ہوئی آگ میں

گراتے ہیں۔ صفحہ ۱۴۲-۱۴۶

(ب) دوسرے معنی اس آیت کے یہ ہیں کہ عالمِ آخرت میں ہر ایک سعید و شقی کو متمثل کرکے دکھایا جائے گا کہ وہ دنیا میں سلامتی کی راہوں پر چلا یا ہلاکت اور موت اور جہنم کی راہیں اختیار کیں۔ صفحہ ۱۴۶-۱۴۸

(ج) تیسرے معنے اس آیت کے یہ بھی ہو سکتے ہیں۔ صراط مستقیم پل صراط کی صورت میں متمثل ہوگا کہ در اصل دوزخی لوگ مخاطب ہیں۔ پھر بعض ان میں سے جو کچھ حصہ تقوی کا رکھتے ہیں نجات پاویں اور دوسرے دوزخ میں ہی گرے رہیں۔ صفحہ ۱۵۷

۲۳- آیت ثم ننجی الذین اتقوا میں نجات کا لفظ اپنے حقیقی معنے پر مستعمل نہیں۔ قرآن مجید سے ایسی دوسری مثالوں کا ذکر۔ بلکہ اس سے صرف اس قدر مراد ہے کہ مومنوں کا نجات یافتہ ہونا اسوقت ہم ظاہر کردیں گے۔ صفحہ ۱۵۴-۱۵۶

۲۴- آیت انا اول المسلمین سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام انبیاء پر فضیلت کلی ثابت ہوتی ہے۔ صفحہ ۱۶۳

۲۵- آیت ان اسلم لرب العالمین یعنی اس میں فنا ہو کر جیسا کہ وہ رب العالمین ہے میں خادم العالمین ہوں اور ہمہ تن اسی کا اور اس کی راہ کا ہو جاؤں صفحہ ۱۶۵

۲۶- آیت ووجدك ضالا فهدى کی لطیف تفسیر۔ ضال سے مراد عاشق وجہ اللہ ہے۔ اور انتہائی درجہ کے تعشق کی طرف اشارہ ہے۔ اور یہی معنی حضرت یعقوبؑ کی نسبت انك لفی ضلالك القديم میں لفظ ضلال کے ہیں۔ اور دلیل کہ لف ونشر مرتب کے طور پر ضال کے مقابل آیت واما السائل فلا تنهر میں لفظ سائل وارد ہے۔ صفحہ ۱۷۰-۱۷۳

۲۷- آیت ومن يؤت الحكمة فقد اوتی خيرا كثيرا میں حکمت سے مراد علم عظمت ذات وصفات باری اور خیر کثیر سے مراد اسلام ہے۔ صفحہ ۱۸۶

۲۸- آیت وآخرين منهم لما يلحقوا بهم

(الف) ای ویعلم الآخرین یعنی صحابہ کے علاوہ آخری زمانہ میں بھی ایک گروہ کی نبی کریمؐ تربیت فرمائیں گے اور صحابہ سے وہ ملیں گے صفحہ ۲۰۹-۲۱۰

(ب) زمانے تین ہیں۔ اول صحابہؓ کا زمانہ ایک اوسط جو صحابہ اور مسیح موعود کے درمیان ہے۔ جس کا نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فیج اعوج رکھا ہے۔ تیسرا زمانہ مسیح موعودؑ کا زمانہ جو مصداق آیت وآخرین منهم کا ہے صفحہ ۲۱۳-۲۱۴

(ج) اس سے متعلقہ احادیث۔ صفحہ ۲۱۶

(د) اس آیت کے حروف کے اعداد جو ۱۲۷۵ بنتے ہیں اور وہ اس عاجز کی بلوغ اور پیدائش ثانی اور روحانی کی تاریخ ہے۔ صفحہ ۲۱۹-۲۲۰

(ھ) اِس سوال کا جواب کہ آخرین منہم جمع کا
لفظ ہے پھر ایک پر کیونکر اطلاق پا سکتا ہے
یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی
تشریح میں رجل من فارس فرمایا۔ قرآن میں جمع
کا لفظ واحد کیلئے بھی آتا ہے۔ جیسے حضرت
ابراہیمؑ کو اُمت فرمایا۔ نیز اسلئے بھی آخرین
فرمایا کہ وہ آنے والا ایک نہیں رہے گا۔ بلکہ
وہ ایک جماعت ہو جائے گی۔ صـ۲۲۰

۲۹۔ آیت وما ارسلنا من قبلك من رسول
ولا نبي الا اذا تمنى القى الشيطان
في امنيته الآية میں امنیته سے
مراد وحی غیر متلو ہے۔ آیت کا مطلب یہ ہے
کبھی نبی کی اس قسم کی وحی جس کو دوسرے
لفظوں میں اجتہاد بھی کہتے ہیں مسّ شیطانی
سے مخلوط ہو جاتی ہے۔ تب فی الفور وحی
اکبر جو کلام الٰہی اور وحی متلو اور مہیمن
ہے۔ نبی کو اس غلطی پر متنبہ کر دیتی ہے
اور وحی متلو شیطان کے دخل سے بکلی
منزہ ہوتی ہے۔ صـ۲۵۲، ۲۵۳

۳۰۔ آیت هب لي ملكا لا ينبغي لاحد
کا مطلب صـ۱۱۲

۳۱۔ آیت اني متوفيك ورافعك الي
کی تفسیر صـ۲۳۴

۳۲۔ سورۃ الطارق کی آیات والسماء ذات الرجع
والارض ذات الصدع .... اکید کیدا
کی لطیف تفسیر اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس آیت
کے اسرار کی تفہیم میں مختص کیا ہے۔ اور اس میں
انبیاء کے ارواح کے نزول انعکاسی اور نزول
مسیح کی حقیقت بیان کی گئی ہے۔ اور یہ کہ رجع
اور صدع یعنی تاثر اور تاثیر کا سلسلہ ہر مخلوق
میں جاری وساری ہے۔ صـ۲۴۲ - ۲۴۶

۳۳۔ آیت اھدنا الصراط المستقیم صراط
الذین انعمت علیھم میں منعم علیہم
نبی اور صدیق اور شہداء اور صلحاء ہیں۔ خلاصہ مطلب
یہ کہ ان چاروں گروہوں میں سے جس کا زمانہ
پاؤ اس کے سایۂ صحبت میں آجاؤ۔ اور
اس سے فیض حاصل کرو۔ صـ۹۱۲

تقویٰ۔ آیت ان تتقوا اللہ یجعل لکم
فرقانا الآیۃ سے ظاہر ہے کہ حقیقی تقویٰ کے ساتھ
جاہلیت جمع نہیں ہو سکتی۔ اعلیٰ درجہ کی کرامت
جو ان اولیاء کو دی جاتی ہے جن کو تقویٰ میں کمال
ہوتا ہے اُنکے تمام حواس اور عقل اور فہم
اور قیاس میں نور رکھا جاتا ہے۔ صـ۱۷۷، ۱۷۱

تکبر۔ تکبر کی مذمت۔ قیامت کے دن شرک کے
بعد تکبر جیسی اور کوئی بلا نہیں متکبر خدا تعالیٰ
کے رحم سے محروم ہے۔ صـ۵۹۸

تکفیر (الف) تکفیر علماء دیکھو "علماء"
(ب) فتنہ تکفیر کے بانی مبانی اور اول المکفرین
دیکھو "محمد حسین" اور "نذیر حسین"

تکوین۔ مرتبہ تدلی میں بحالت تموج صاحب مرتبہ

مقام قادیان کی کیفیت جس میں پانچ سو کے قریب حاضری ہوئی ۔ ص۶۱۳

(ج) ۲۸ دسمبر کو یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے قرار پایا کہ ایک رسالہ جو ضروریات اسلام کا جامع اور اسلام کا خوبصورت چہرہ معقولی طور پر دکھاتا ہو۔ یورپ و امریکہ میں پھیلایا جائے۔ نیز قادیان میں مطبع قائم کرنے اور ایک اخبار جاری کرنے اور مولوی سید محمد احسن صاحب کو سلسلہ کا واعظ مقرر کرنے کی تجاویز اور اسکے لئے ایک کمیٹی کا تقرر ص۶۱۵

(د) حاضری احباب کے اسماء ص۶۱۶-۶۲۹

۳۔ جلسہ سالانہ۔ زیر عنوان ناظرین کی توجہ کے لائق جبکہ بٹالوی صاحب کا ابھی فتویٰ تکفیر تیار نہیں ہوا تھا۔ جد وجہد ہو رہی تھی ۱۸۹۱ء میں حاضرین کی تعداد ۷۵ تھی لیکن فتویٰ کی اشاعت کے بعد ۱۸۹۲ء کے سالانہ جلسہ میں ۳۲۷ احباب شریک جلسہ ہوئے۔ ص۶۲۹

۴۔ جلسہ سالانہ ۲۹ دسمبر ۱۸۹۲ء کے موقع پر جو فہرست چندہ دہندگان کی مع رقوم چندہ تیار کی گئی۔ ص۶۳۲-۶۳۵

جماعت۔ اپنی جماعت کے لئے چند اشعار بزبان فارسی ٹائیٹل پیج ص۲

جن اور جنات (الف) ہر ایک فیضان کیلئے ہم میں اور ہمارے خداوند کریم میں علل متوسطہ کا سلسلہ پایا جاتا ہے۔ اسی دلیل سے ملائک اور جنات کا وجود بھی ثابت ہوتا ہے۔ ص۸۶

(ب) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جن کے اسلام لانے سے مراد دیکھو "شیطان"

ح

حج (نفلی) مامور من اللہ کی طرف بغرض حصول ہدایت سفر کرنے کا ثواب نفلی حج سے زیادہ ہے ص۳۵۲

حدیث۔ جمع احادیث

۱۔ ان معکم من لا یفارقکم الا عند الخلاء و عند الجماع فاستحیوھم واکرموھم ص۹۰

۲۔ ما منکم من احد الا وقد وکل بہ قرینہ من الجن وقرینہ من الملائکۃ قالوا و ایاک یا رسول اللّٰہ قال وایای ولکن اللّٰہ اعاننی علیہ فلا یأمرنی الا بخیر ص۹۰

۳۔ (الف) اللّٰھم اید حسان بروح القدس کما نافح عن نبیک ص۱۰۲

(ب) اجب عنی اللّٰھم ایدہ بروح القدس ص۱۰۲

(ج) ھاجھم وجبرئیل معک ص۱۰۲

۴۔ اذا اراد اللّٰہ تبارک وتعالیٰ ان یوحی بامرہ تکلم بالوحی..... فینتھی جبرئیل بالوحی الی حیث امرہ اللّٰہ تعالیٰ من السماء الی الارض ص۱۰۸

۵۔ ما فی السماء موضع قدم الا علیہ ملک ساجد اوقائم وذلک قول الملائکۃ.. وما منا الا لہ مقام معلوم حاشیہ ص۸۹

۶۔ لا تفضلونی علیٰ یونس بن متی بطور انکسار

کا اثر ہوتا ہے۔ حاشیہ ص۸۰

(ب) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب بھی بلاشبہ وحی میں داخل ہے حاشیہ ص۹۲

(ج) سچی خواب اپنی سچائی کے آثار آپ ظاہر کر دیتی ہے۔ اور اسکی علامات ص۳۵۲

(د) سچی خوابوں کیلئے ضروری شرط کہ انسان بیداری کی حالت میں ہمیشہ سچا اور خدا تعالیٰ کیلئے راستباز ہو وغیرہ ص۳۵۳

(ھ) شیطانی خواب سے رحمانی خواب کا امتیاز۔ رحمانی خواب اپنی شوکت اور برکت اور عظمت اور نورانیت سے خود معلوم ہو جاتی ہے۔ جو چیز پاک چشمہ سے نکلتی ہے۔ وہ پاکیزگی اور خوشبو اپنے اندر رکھتی ہے۔ ص۳۵۴ نیز دیکھو "رؤیا"

خوارق اقتداری دیکھو "معجزات"

د

داعی الی الخیر اور داعی الی الشر (الف) ہر ایک بشر کے لئے مقرر ہیں۔ احادیث سے ثبوت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے داعی الی الشر کا مسلمان ہو جانا اور صرف نیکی کا حکم دینا۔ ص۸۰-۸۱ و حاشیہ ص۸۱

(ب) داعی الی الخیر کو ہم روح القدس اور جبرئیل اور داعی الی الشر کو ہم شیطان اور ابلیس کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ ص۸۰ و حاشیہ ص۸۰

دجّال - ۱۔ حقیقت دجّال (الف) زمین کی تمام مخفی تاریکیاں ظاہر ہو گئیں ایک سخت جوشش ضلالت اور بے ایمانی اور بد استعمالی عقل کا برپا ہو گیا۔ یہ وہی طبائع زائغہ کا جوش ہے جس کو دوسرے لفظوں میں دجّال کے نام سے موسوم کیا گیا تھا۔ ص۴۲

(ب) موجودہ زمانہ کے فساد اور فتنہ اندازی سے اور کوئی زمانہ بدتر نہیں۔ اس سے زیادہ بڑے دجّال کا اور کوئی وقت نہیں۔ ص۵۲-۵۳

(ج) **دجال سے مراد دجّالیت والے** کاموں کا سلسلہ مراد ہے۔ اور جنت و نار وغیرہ کے سب الفاظ استعارہ کے رنگ میں استعمال کئے گئے ہیں۔ ورنہ دنیا میں خدا کا کوئی شریک نہیں ہو سکتا لہٰذا اس سے مراد عیسائی قوم ہے جس نے قسم قسم کے فتن برپا کئے۔ قوم یہود سے دجال نہ آنے کی دلیل ص۴۵۰-۴۵۳

(د) **دجال سے وحدت شخصیہ مراد نہیں** بلکہ وحدت نوعیہ مراد ہے۔ یعنی دجّالی اجزاء کا اتحاد جیسے قرآن مجید میں دخان ہے اور دیگر مثالیں۔ ص۵۵۴ و ۵۵۵

(ھ) **دجال سے مراد پادری ہیں۔** جو نبی ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق ہندوستان میں ظاہر ہوئے اور یاجوج ماجوج سے مراد بھی آخری زمانہ کی دو قومیں روس اور برطانیہ اور ان کے ساتھی ہیں۔ اور اس کی دلیل کہ یہ دونو

(ب) کرامت بھی ایک مومن کی قبول شدہ دعا کا نام ہے۔ ص ۲۴۵

(ج) ولایت کی حقیقت بھی یہی ہے۔ جو ایسا قرب اور وجاہت حاصل ہو جائے جو بہ نسبت اوروں کے بہت دعائیں قبول ہوں ص ۲۴۲ و ص ۳۹۹

۹۔ **دعا سے ہدایت** خداتعالیٰ کسی ملہم کی دعا سے اسکو ہدایت کرتا ہے جسکی دل پر زیغ اور کجی کا غلبہ نہیں ہوتا ورنہ بموجب آیت فلما زاغوا ازاغ اللہ قلوبھم وہ ہدایت پانے سے محروم رہتا ہے۔ ص ۳۱۸ حاشیہ

۱۰۔ **دعا قبول ہوگئی۔** محمد حسین بٹالوی سے تفسیر لکھنے کے مقابلہ میں فتح پانے کے لئے دعا کی تو الہام ہوا ادعونی استجب لکم اور مجھے معلوم ہوا کہ دعا قبول ہوگئی اور اس کی ذلت کا وقت قریب آپہنچا ص ۶۰۴

دعوت (الف) دعوت اسلام فارسی قصیدہ میں ٹائیٹل پیج ص ۲

(ب) احاد الناس جو امام اور فضلاء نہیں خوارق دیکھنا چاہیں تو میری صحبت میں رہیں ص ۳۴۹ و ۴۰۵

(ج) مسلمانوں کو دعوت کہ وہ آپ کو قبول کریں اپنے ملہم اور مؤید من اللہ ہونے کا دعویٰ اور شناخت کے ذریعہ کا ذکر ص ۴۱۲-۴۱۳

دعوت برائے مقابلہ (الف) خداتعالیٰ کے وجود کا یقینی ثبوت دینے کے لئے مؤلف نے ہر ایک مخالف کو بلایا۔ لیکن کوئی شخص صدق اور سچی طلب سے متوجہ نہ ہوا۔ اب بھی اگر کوئی متوجہ ہو تو ہمارا زندہ خدا بلاشبہ آسمانی چمک سے اس پر حجت قائم کرے گا۔ حاشیہ ص ۱۵۸-۱۵۹

(ب) **اس دعویٰ کے ثبوت کے لئے** کہ روحانی حیات اور برکات روحانیہ اور انکشاف اسرار غیبیہ بجز اتباع خاتم الانبیاءؐ کے کسی اور ذریعہ سے نہیں مل سکتی۔ آپ نے ہر مخالف کو مقابلہ کے لئے بلایا اور یکطرفہ برکات اور آیات اور نشانوں کے مشاہدہ کے لئے بھی دعوت دی۔ لیکن کسی نے صدق اور نیک نیتی سے اس طرف رخ نہ کیا۔ ص ۲۲۲

(ج) **دعوت مقابلہ و نشان نمائی۔** تمام مخالفین اسلام کو اپنے مذہب کی صداقت اور امور غیبیہ کے ظاہر کرنے اور دعاؤں کی قبولیت میں مقابلہ کرنے کی دعوت اور اسلام لانے کی شرط پر نشان نمائی کا وعدہ۔ اور اگر نشان دیکھنے پر اسلام قبول نہ کریں۔ تو دوسرا نشان یہ ہوگا کہ میں خداتعالیٰ سے چاہونگا کہ ایک سال تک ایسے شخص پر کوئی سخت وبا نازل کرے اور اگر یہ دعا منظور نہ ہو تو پھر بھی میں ہر ایک تاوان کا جو تجویز کیا جائے سزاوار ہونگا۔ ص ۲۴۸ و ص ۲۷۲-۲۷۸

(د) **میدان مقابلہ میں** میں ہر وقت کھڑا ہوں اور سب اکٹھے ہوکر آجاؤ۔ اور دیر نہ کرو۔ اگر قبول کرو تو برکات کے وارث

ر

مخالفوں پر روحانی تلوار چلانے کا ایک نمونہ ص۲۷۲ و ص۲۷۸ دیکھو زیر "اشتہار"

روحانی زندگی (الف) حیات روحانی سے مراد انسان کے وہ علمی اور عملی قوی ہیں جو روح القدس کی تائید سے زندہ ہو جاتے ہیں اور قرآن سے وہ احکام جن پر اللہ جلشانہ انسان کو قائم کرنا چاہتا ہے چھ سو ہیں اور بیضہ بشریت جب تک چھ سو حکم کو سر پر رکھ کر جبرئیل کے پروں کے نیچے نہ آوے اس میں فنا فی اللہ ہونے کا بچہ پیدا نہیں ہوتا۔ جس شخص کا چھ سو بیضہ استعداد جبرائیل کے چھ سو پر کے نیچے آگیا۔ وہ انسان کامل ہے اور یہ تولد اس کا تولد کامل اور یہ حیات کامل ہے ص۱۹۶-۱۹۷

(ب) یہی رُوحانی زندگی ہے کہ مراتب ثلاثہ توحید کے حاصل ہو جائیں ص۲۲۳ دیکھو "توحید"

روحانی نشان یہ جاننے کیلئے کہ مولوی بٹالوی اور مؤلف میں سے سچا کون ہے اور کاذب کون؟ فصیح و بلیغ عربی زبان میں ایک سورہ کے چالیس دن میں تفسیر لکھنے سے جو نئے معارف پر مشتمل ہو اور آخر میں ایک سو شعر عربی زبان میں لکھنے سے متعلق نشان ص۶۰۲-۶۰۴

رُوح القدس -۱- روح القدس کی حقیقت جب محبت الٰہی بندہ کی محبت پر نازل ہوتی ہے۔ تب دونوں محبتوں کے ملنے سے روح القدس کا بقا اور لقا کے مرتبہ پر ایک روشن اور کامل سایہ انسان کے دل میں پیدا ہو جاتا ہے اور وہ روشنی اس سے کبھی اور کسی حال میں جُدا نہیں ہوتی۔ اس روشنی کا نام روح القدس ہے۔ مگر یہ حقیقی روح القدس جو آسمان پر ہے ظل ہے۔ حقیقی روح القدس تو اپنے مقام پر ہی رہتا ہے لیکن روح القدس کے اس سایہ کا نام مجازاً روح القدس رکھا جاتا ہے۔ ص۷۲-۷۳ و حاشیہ ص۷۹

۲- یہ عقیدہ کہ روح القدس کسی وقت اپنی تمام تاثیرات کے ساتھ مقدس بزرگوں سے جُدا ہو جاتا ہے۔ باطل اور ان کی توہین کا موجب ہے۔ ص۷۲

۳- **مسلمانوں کا عقیدہ** ہے کہ جیسے اشرار و کفار کے لئے دائمی طور پر شیطان کو بئس القرین قرار دیا گیا ہے۔ ایسا ہی مقربین کے لئے دائمی طور پر روح القدس کو نعم القرین قرار دیا گیا ہے۔ ص۷۴

۴- **مخالف قومی بھائی** کہتے ہیں کہ روح القدس جبرئیل کا نام ہے جو کبھی مقربوں سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔ ص۷۴

۵- **مسلمانوں کا عقیدہ** عیسائیوں کی طرح۔ مسیحؑ کے متعلق یہ ہے کہ وہ ہمیشہ اور ہر دم رُوح القدس سے تائید یافتہ تھے۔ اور رُوح القدس کبھی ان سے جدا نہیں ہوتا تھا۔ (دیکھو تفاسیر زیر آیت ایدناہ بروح القدس) مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روح القدس جدا بھی ہو جاتا تھا افسوس صد افسوس ص۷۵ حاشیہ

۶- **عیسائیوں کا عقیدہ کہ نہ صرف مسیح سے** بلکہ حواریوں سے بھی روح القدس جدا نہ ہوتا تھا۔ لیکن مولوی اور محدث اور شیخ الکل نام رکھا کر جناب ختم المرسلین کی بے ادبی کرتے ہیں کہ روح القدس آپ سے جدا ہو جاتا تھا۔ ص۷۶

۷- **روح القدس کے کامل مومنوں اور مقربوں میں ہمیشہ رہنے کا ثبوت قرآنی تصریحات سے** ص۷۶-۷۷ و ص۹۷-۱۰۰ اور احادیث نبویہ ص۱۰۲-۱۰۴

۸- **اس اعتراض کا جواب کہ اگر روح القدس** صرف ان مقربوں کو ملتا ہے جو بقا اور لقاء کے مرتبہ تک پہنچتے ہیں تو پھر وہ ہر ایک کا نگہبان کیونکر ہو سکتا ہے۔ حاشیہ ص۷۸-۸۰

۹- **شیطان کا اسلام قبول کرنا۔** روح القدس انسان کا دائمی قرین ہے۔ بلکہ بقا اور لقاء کی حالت میں اثر شیطان کالعدم ہو جاتا ہے۔ گویا وہ اسلام قبول کر لیتا ہے اور روح القدس کا نور انتہائی درجہ پر چمک اٹھتا ہے ص۸۲

۱۰- **روح القدس اور شیاطین کے وجود کی دلیل محجوب کیلئے۔** متاثرات کو دیکھ کر مؤثر حقیقی کے وجود کو ماننا ہے۔ مگر عارف انہیں روحانی آنکھوں سے دیکھ لیتے ہیں ص۸۸

۱۱- **شیخ بٹالوی اور شیخ دہلوی کا عقیدہ** کہ داعی الی الشر یعنی شیطان تو ہر وقت انسان کا قرین ہے۔ لیکن داعی الی الخیر روح القدس نہیں۔ حتیٰ کہ انبیاء بھی چالیس چالیس روز تک اسکی ملاقات سے محروم رہتے ہیں اور اسکی تردید ص۹۰-۹۹

۱۲- **روح القدس کی چمک** ہر ایک شخص اپنے فطرتی نور کی وجہ سے کچھ نہ کچھ روح القدس کی چمک اپنے اندر رکھتا ہے۔ ص۹۶

۱۳- **تین گروہ** روح القدس کی چمک اور شیطانی ظلمت کے لحاظ سے مطابق آیت منهم ظالم لنفسه الآیۃ لوگوں کے تین گروہ ہیں۔
(۱) جن پر شیطانی ظلمت غالب اور روح القدس کی چمک کم۔ (۲) جن میں شیطانی ظلمت اور روح القدس کی چمک مساوی۔ (۳) جن پر روح القدس کی چمک غالب آکر خیر محض ہوتی ہے۔ ص۹۷-۱۰۰
تائیدی احادیث ص۱۰۲-۱۰۵ نیز دیکھو "آیات و تفسیر" و احادیث زیر "حدیث"

۱۴- **روح القدس کی وجہ تسمیہ** یہ ہے کہ اس کے داخل ہونے سے انسان کو ایک پاک روح مل جاتی ہے اس واسطے مومنوں کو احیاء اور کفار کو اموات کہا گیا ہے۔ ص۱۰۱-۱۰۲

۱۵- قرآن کریم میں روح القدس کا نام نور ہے ص۹۵

۱۶- نور اور حیات سے مراد روح القدس ہے کیونکہ اس سے ظلمت دور ہوتی اور وہ دلوں کو زندہ کرتا ہے۔ ص۹۹

۱۷- **عقیدۂ علماء کے دو افسوسناک پہلو:-** علماء کے عقیدہ کہ حضرت عیسیٰؑ کے ساتھ روح القدس ہمیشہ رہتا تھا اور یہ کہ وہ مس شیطان سے بری تھے۔

لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ ہمیشہ روح القدس ہے تاہم مس شیطان سے آپ بری تھے۔ اسکے دو افسوسناک پہلو ص۱۰۴-۱۱۲ نیز دیکھو "علماء"

۱۸- **روح القدس** کی اعلیٰ تجلی اور ناقص نزول یا تجلی کی مثال حاشیہ ص۷۸-۷۹

۱۹- **ادنیٰ سے ادنیٰ نیکی** کا خیال بھی روح القدس سے پیدا ہوتا ہے ص۸۵ حاشیہ

۲۰- **اس سوال کا جواب** کہ اگر روح القدس ہر انسان کے ساتھ ہے جو بدیوں سے روکنے کیلئے مقرر ہے تو پھر اس سے گناہ کیوں سرزد ہوتے ہیں۔ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کیلئے ابتلا کے طور پر دو داعی مقرر کیئے ہیں۔ یہ دونوں داعی خیر اور شر کی طرف بلاتے ہیں۔ مگر کسی بات پر جبر نہیں کرتے۔ حاشیہ ص۸۰-۸۱

۲۱- **مقربوں کی روح**۔ مقربوں کا روح القدس کی تاثیر سے علیحدہ ہونا ممکن نہیں۔ کیونکہ ان کی زندگی کی روح یہی روح القدس ہے ص۹۱ حاشیہ

۲۲- **روح القدس کی جس علیحدگی** کا ذکر احادیث میں ہے۔ اس سے مراد صرف ایک قسم کی تجلی ہے۔ جس میں بوجہ مصالح الٰہی اس قسم کی تجلی میں دیر ہوجاتی ہے۔ اور اصطلاح قرآن میں اکثر نزول سے مراد وہی تجلی ہے۔ حاشیہ ص۹۱

۲۳- **روح القدس کی قدسیت** کے متعلق مؤلف کو ذاتی تجربہ سے معلوم ہے کہ وہ ہر وقت ہر دم ہر لحظہ بلا فصل ملہم کے تمام قویٰ میں کام کرتی رہتی ہے۔ حاشیہ ص۹۳

رؤیا- ۱- ۱۷ اکتوبر ۱۸۹۲ء کو رؤیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہونا اور آنجناب کا آئینہ کمالات کے اس حصہ پر جس میں آنجناب کے محامد مبارکہ کا ذکر اور آپ کے صحابہؓ کے کمالات صدق وصفا کا بیان ہے انگلی رکھ کر فرمانا ھذا لی وھذا الاصحابی۔ پھر الہام ہوا۔ اور خدا تعالیٰ نے اس کتاب کے ایک مقام کی طرف اشارہ کرکے فرمایا۔ ھذا الثناء لی۔ حاشیہ ص۲۱۵-۲۱۷ و ص۵۶۲-۵۶۳

۲- ۱۸ دسمبر ۱۸۹۲ء کو رؤیا میں اپنے آپکو حضرت علیؓ مرتضیٰ سمجھنا اور خوارج کے ایک گروہ کا آپ کی مزاحمت کرنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا یا علی دعھم وزراعتھم اور فرمانا کہ تو ہی حق پر ہے۔ حاشیہ ص۲۱۸-۲۱۹ ص۵۶۳

۳- **مقدمہ ڈاکخانہ سے متعلق رؤیا**۔ رؤیا میں اللہ تعالےٰ نے ظاہر کیا کہ رلیارام وکیل نے ایک سانپ میرے کاٹنے کے لئے مجھ کو بھیجا ہے اور میں نے اسے مچھلی کی طرح تل کر واپس بھیج دیا ہے۔ ص۲۹۸

۴- **خواب میں دیکھا** کہ ایک شخص نے میری ٹوپی اتارنے کے لئے ہاتھ مارا میں نے کہا کیا کرنے لگا ہے۔ تب اس نے ٹوپی کو میرے سر پر رہنے دیا اور کہا خیر ہے خیر ہے ص۲۹۹

۵- **میرا وقت آگیا ہے** جوانی کی حالت میں خواب

میں دیکھا کہ میں نے خادموں سے کہا میرا فراش
تیار کرو۔ کیونکہ میرا وقت ہو گیا ہے ص۵۴۸

۶۔ **براہین احمدیہ سے متعلق رؤیا**۔ آنحضرتؐ
کے ہاتھ میں مؤلف کا اپنی ایک تصنیف دیکھنا
اور آنحضرتؐ کے دریافت کرنے پر قطبی نام
بتانا۔ پھر اس کا ایک لطیف پھل کی صورت
میں تبدیل ہو جانا اور اس سے شہد نکلنا۔
پھر ایک مُردہ کو دیکھنا جو زندہ ہو گیا۔
اور حضرت مسیح موعودؑ کا اُسے قاش دینا۔
اور اس کی تعبیر ص۵۴۸-۴۵۹

۷۔ **پنجتن پاک**۔ ایک رؤیا میں پنجتن پاک کو دیکھنا
اور حضرت فاطمہؓ کا اپنی ران پر آپ کا سر رکھنا
اور نہایت شفقت کا اظہار فرمانا جس سے یُوں سمجھا
کر مجھے امام حسین سے نسبت ہے ص۵۵۰

۸۔ **تفسیر القرآن**۔ رؤیا میں حضرت علیؓ کا آپ کو
تفسیر القرآن دینا اور آنحضرتؐ کا اسی مکان
میں موجود ہونا۔ ص۵۵۰

۹۔ **معانقۂ آنحضرتؐ**۔ ایک رات لکھنے لکھتے
سو جانا اور رؤیا میں آنحضرتؐ کی زیارت سے
مشرف ہونا اور آنحضرتؐ کا آپ سے معانقہ
فرمانا۔ ص۵۵۰

۱۰۔ اس کے بعد الہامات کا سلسلہ شروع ہوا۔
یا احمد بارک اللہ فیک الی آخر الالہامات
ص۵۵۰-۵۵۱

۱۱۔ **خدا دیکھنا**۔ خواب میں اپنے آپکو خدا دیکھنا اور
اسی حالت میں زمین و آسمان پیدا کرنا اور سماء دنیا
پیدا کر کے انا زینا السماء الدنیا بمصابیح
کہنا اور اس کی تعبیر کہ ہمیں آسمانی اور زمینی
تائیدات کی طرف اشارہ ہے اور یہ کہ اس
کشف سے وحدت وجودیوں اور حلولیوں کے
مذہب کی تائید نہیں ہوتی بلکہ یہ بخاری کی حدیث
مرتبہ قرب النوافل کے موافق ہے ص۵۶۴-۵۶۶

۱۲۔ **چمکدار تلوار**۔ خواب میں اپنے ہاتھ میں ایک
چمکدار کھینچی ہوئی تلوار دیکھنا اور اُسے دائیں
بائیں چلانا۔ خواب میں ہی مولوی عبداللہ غزنوی
مرحوم سے تعبیر دریافت کرنے پر اُن کا فرمانا کہ
تلوار سے حجت کی تلوار مراد ہے اور دائیں بائیں
مارنے سے آیات روحانیہ سماویہ اور دلائل عقلیہ
فلسفیہ مراد ہیں ص۵۷۶

۱۳۔ **مسلح سوار دیکھنا**۔ خواب میں دیکھا گھوڑے پر
زین ڈالی ہے اور کسی مقصد کے لئے ہتھیار بند
ہو کر کسی جگہ جا رہا ہوں۔ ہزاروں مسلح سوار
دیکھے جو کریہہ المنظر اور مشرکوں کی ہیئت
اور پھٹے پرانے فاسقوں کے لباس میں تھے۔
آخر کار میرے باغ میں داخل ہوئے جس سے
میرے دل میں تنگی اور وحشت ہوئی جب وہاں
پہنچا تو اُنہیں مُردہ پایا۔ اُن کے چمڑے اتارے
گئے تھے۔ اُن کے ہاتھ پاؤں اور گلے کٹے ہوئے
تھے اور اس کی تعبیر ص۵۷۸-۵۸۰

۱۴۔ **آئینہ کمالات اسلام سے متعلق** دیکھا کہ ایک

سر سید احمد خاں۔ سر سید احمد خاں پر ایک ضروری اتمام حجت :۔

(الف) ان کے بیّنات قرآن کے خلاف معتقدات متعلقہ وحی و نبوت و جبرئیل و ملائکہ اور معجزات اور اجابت دعا وغیرہ سے انکار کا ذکر اور اس کا باعث یورپ کے فلسفہ کا اثر ہے ص ۲۲۶-۲۲۸

(ب) ان کا حضرت مسیح موعود کی تالیفات کو صداقت سے خالی اور بے فائدہ قرار دینا اور یہ کہ الہامی پیشگوئیوں کا ظہور میں آنا اور مکاشفات و مخاطبات الٰہیہ سے مشرف ہونا ایک غیر ممکن امر ہے اور ایسا مدعی مجنون ہے۔ ص ۲۳۱

(ج) فلسفیوں اور عارف لوگوں کا مقابلہ وغیرہ حاشیہ ص ۲۴۴-۲۷۰

(د) **دعوت** (الف) سید صاحب کو دعوت کہ وہ مجھ سے اپنے شکوک دور کرائیں اور وحی کے کلام اللہ ہونے کا میں اپنی الہامی پیشگوئیوں کے نمونہ سے ثبوت دینے کو تیار ہوں۔ حاشیہ ص ۲۴۴ و ۲۶۹

(ب) اگر آپ چند ہفتہ اس عاجز کی صحبت میں رہیں تو آپ کے بہت سے امور مافوق العقل بڑی آسانی سے آپ کو معقول اور ممکن دکھائی دیں۔ حاشیہ ص ۲۴۱

(ھ) **دجالیت کی شاخ** آپ کا قرآن مجید کی تعلیم کو فلسفہ موجودہ کے خیالات کے تابع کرنا اس زمانہ کے دجالی فتنوں کی شاخوں میں سے ایک شاخ ہے۔ آپ نے مصلح کے پیرایہ میں مسلمانوں کو ضرر پہنچایا۔ حاشیہ ص ۲۵۸

سعادت۔ سعادت تامہ کے تین مدارج :۔ فنا۔ بقا۔ لقا اور ان کی تشریح اور حقیقت۔ ص ۶۱-۶۳ نیز دیکھو "فنا" "بقا" "لقا"

سعید۔ سعید آدمی کی پہلی نشانی یہ سمجھنا ہے کہ ایمان کس چیز کو کہتے ہیں۔ ابتدائے دنیا سے انبیاء کی مخالفت کی وجہ یہی ہوئی کہ وہ ایمان کی حقیقت کو نہ سمجھتے تھے۔ ص ۲۳۸

سلطنت برطانیہ کا ذکر اور اس کا شکریہ دیکھو "برطانیہ"

سنت اللہ۔ یہ سنت اللہ ہے کہ جبتک کوئی باریک احتیاط کے ساتھ اعمال صالحہ بجا نہ لاوے۔ تب تک باریک بھید اس کو عطا نہیں کئے جاتے۔ ص ۴۸

سوانح۔ حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے آباء و اجداد کے سوانح اور انکے خاص حالات اور بعض اپنے دوستوں کے حالات دیکھو زیر "خاندان مسیح موعود"

ش

شرک کی حقیقت۔ خدا تعالیٰ کی ذات باصفات یا اقوال و افعال یا اسکے استحقاق معبودیت میں کسی دوسرے کو شریکانہ دخل دینا گو مساوی طور پر یا کچھ کم درجہ پر ہو یہی شرک ہے جو کبھی بخشا نہ جائے گا۔

شعر جمع اشعار۔ ا۔ اشعار بزبان فارسی۔ پہلا شعر ص ۵

محبت تو دوائے ہزار بیماریست
بروئے تو کہ رہائی دریں گرفتاری است ص۱
۲۔ اپنی جماعت کے لئے چند اشعار بطور نصیحت
اور دعوت اسلام۔ پہلا شعر ؎
بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا
ٹائیٹل پیج ص۲
۳۔ دو فارسی شعر ص۱۱ و ص۳۲
۴۔ اشعار بزبان فارسی در نعت و مدح آنحضرتؐ
جن کا پہلا شعر یہ ہے ؎
چوں زمن آید ثنائے سرور عالی تبار
عاجز از مدحش زمین و آسمان و ہر دو دار
ص۲۳-۲۹
۵۔ اردو شعر نقلاً عن الغیر ؎
جب مر گئے تو آئے ہمارے مزار پر
پتھر پڑیں صنم تیرے ایسے پیار پر ص۳۴
۶۔ اشعار بزبان فارسی۔ پہلا شعر ؎
بدہ از چشم خود آبے درختان محبت را
مگر روزے دہندت میوہائے پُر حلاوت را ص۵۵، ۵۶
۷۔ اشعار بزبان فارسی ؎
مصطفیٰ را چوں فروتر شد مقام
از مسیح ناصری اے طفل خام ص۱۱۲
۸۔ اشعار بزبان اردو پہلا شعر ؎
ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دین محمدؐ سا نہ پایا ہم نے ص۲۲۴-۲۲۶

۹۔ اشعار بزبان فارسی۔ پہلا شعر ؎
چوں مرا نورے پئے قوم مسیحی دادہ اند
مصلحت را ابن مریم نام من بنہادہ اند ص۳۵۸
۱۰۔ اشعار بزبان عربی دیکھو "قصیدہ"
۱۱۔ اشعار مولوی محمدؐ عبید اللہ صاحب دوم مدرس
عربی مہندر کالج پٹیالہ۔ پہلا شعر ؎
دل میں جس شخص کے کچھ نور صفا ہوتا ہے
حق کی وہ بات پہ سو جاں سے فدا ہوتا ہے
ص۶۴۴
۱۲۔ اشعار بزبان فارسی۔ پہلا شعر ؎
عجب نوریست در جان محمدؐ
عجب لعلیست در کان محمدؐ ص۶۴۹
۱۳۔ اشعار بزبان فارسی در شکر و حمد حضرت اعلیٰ
پروردگار۔ پہلا شعر ؎
قربان تست جان من اے یار محسنم
با من کدام فرق تو کردی کہ من کنم ص۶۵۸
شق القمر۔ شق القمر کا معجزہ الٰہی طاقت سے ظہور
میں آیا تھا۔ کوئی دُعا اس کے ساتھ شامل
نہ تھی۔ وہ صرف انگلی کے اشارہ سے جو
الٰہی طاقت سے بھری ہوئی تھی وقوع میں
آ گیا تھا۔ ص۱۶
شکوہ۔ علمائے زمانہ کی بداعمالی و بے ایمانی کا
شکوہ ص۳۰۰۱
شہب۔ ۱۔ کثرت سقوط شہب کا وقت (الف)
عرب کے لوگ اور ارواح خبیثہ سے تعلق رکھنے والے

اور اخبار غیبیہ بتلانے والے کاہنوں کے
زیر اثر یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ کثرت سقوط شہب
اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ کوئی عظیم الشان
انسان پیدا ہونیوالا ہے اور آنحضرت ؐ کی بعثت کے
وقت حد سے زیادہ سقوط شہب ہوا۔ قرآنی
آیت اور تائیدی احادیث اور روایات
کا ذکر۔ حاشیہ ص۱۰۳-۱۰۷

(ب) **غرض سقوط**۔ شہب کے ٹوٹنے
کی غرض رجم شیاطین ہونے پر تفصیلی بحث
حاشیہ ص۱۲۲-۱۳۰

۲۔ سوالات متعلقہ سقوط شہب۔ اغراض سقوط اور ان کے جوابات :۔

اوّل۔ سوال۔ شہب تو ہمیشہ گرتے ہیں مگر ان کے
گرنے کے وقت ہمیشہ نبی ظاہر نہیں ہوتے۔

جواب (الف) جب خارق عادت طور پر کثرت سے
گریں تو کوئی مرد خدا دنیا میں خدا تعالیٰ کی طرف سے
اصلاح خلق اللہ کے لئے آتا ہے۔ کبھی یہ واقعات
ارہاص کے طور پر اسکے وجود سے چند سال پہلے
کبھی عین ظہور کے وقت اور کبھی اس کی کسی
اعلیٰ فتحیابی کے وقت یہ خوشی کی روشنی آسمان
پر ہوتی ہے۔ حاشیہ ص۱۰۱-۱۰۸ اور ص۱۲۰-۱۲۱

(ب) انیسویں صدی عیسوی کے اواخر میں کئی
دفعہ کثرت سقوط شہب اسلئے ہوا کہ اللہ تعالےٰ
اپنے ایک بندہ کے توسط سے دین توحید کے
تازہ کرنے کیلئے ارادہ فرما رہا تھا۔ حاشیہ ص۱۲۲

(۲) **مسیح موعودؑ کی ماموریت کے وقت** :۔
منجملہ کئی نشانوں کے ایک نشان شہب کے گرنے کا
بے نظیر رنگ میں ظاہر ہوا۔ اور اس وقت یہ
الہام **ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ**
بکثرت ہوا اور میرے دل میں الہاماً ڈالا گیا کہ
یہ نشان تیرے لئے ظاہر ہوا۔ ص۱۱۰-۱۱۱

دوم۔ سوال تساقط شہب کو رجم شیاطین سے کیا
تعلق ہے؟ اور کیونکر معلوم ہو کہ درحقیقت
تساقط شہب سے شیاطین آسمان سے دور
کئے جاتے ہیں۔

جواب (الف) تمام تغیرات کائنات الجو کے موجب
دو امر ہیں۔ اوّل سلسلہ علل نظام جسمانی۔
دوسرے وہ سلسلہ جو خدا تعالیٰ کے ملائک کا سلسلہ
ہے اور اس کی تفصیل حاشیہ ص۱۲۲-۱۲۷

(ب) **شہب کے گرنے سے متعلق روحانی نظام کی کیفیت** کہ ہر ٹوٹنے والے شہاب پر
ایک فرشتہ موکل ہے جو اُسے جس طرف چاہتا
حرکت دیتا ہے۔ اور فرشتہ کا کام بغیر غرض نہیں
ہوتا۔ اور اس غرض کا سمجھنا بجز توسط ملائکہ
ممکن نہیں اور آخر الرسل ؐ پر بذریعہ جبرئیلؑ
یہی ظاہر ہوا کہ فعل رمی شہب کی علت غائی
رجم شیاطین ہے۔ حاشیہ ص۱۲۶

(ج) **تساقطِ شہب سے شیاطین کا بھاگنا**
اس وجہ سے ہے کہ ہر ایک شہاب جو حرکت کرتا
ہے۔ اپنے ساتھ ایک مَلَکی نور رکھتا ہے۔ اور

اس میں شیطان سوزی کا مادہ ہوتا ہے۔
حاشیہ ص۱۳۷

(د) شہب کے ٹوٹنے کی غرض رجم شیاطین ثابت کرنے کے لئے وجود ملائکہ پر دلیل اور یہ کہ ان کے تمام کام اغراض اور مقاصد رکھتے ہیں اور اس کے جاننے کا ذریعہ وحی الٰہی ہے۔ حاشیہ ص۱۲۷-۱۳۵

سوم۔ سوال۔ علم حکمت کے محققین نے شہب وغیرہ کے پیدا ہونے کی اور وجوہات لکھی ہیں جن کا مذکورہ امور سے کوئی تعلق نہیں۔ یونانیوں کی تحقیق کی رُو سے شہب ثاقبہ اور دُمدار ستارہ کی کیفیت۔ حاشیہ ص۱۱۱-۱۱۴

جواب (الف) فلسفی خیالات کی بے ثباتی اور ان کا تبدیل ہوتے رہنا۔ حاشیہ ص۱۱۴-۱۱۵
(ب) شہب ثاقبہ اور دُمدار ستاروں کی نسبت نئی روشنی کے محققین کی رائے اور یہ کہ ان کے بارے میں اب تک کوئی قطعی طریق ہیئت دانوں کو ہاتھ نہیں آیا اور بعض تاریخوں کا ذکر جن میں ستارے کثرت سے گرے۔
حاشیہ ص۱۱۵-۱۱۷
(ج) قرآن نے کائنات الجو کی جو روحانی اغراض کی نسبت بیان فرمایا اگر ہیئت دانوں کے شہب ثاقبہ اور دُمدار ستاروں کی نسبت بیانات قبول بھی کئے جائیں۔ تو دونوں میں کوئی مزاحمت نہیں۔ کیونکہ وہ نظام ظاہری کا سلسلہ متعین کرتے ہیں اور قرآن کریم میں رُوحانی نظام کا ذکر ہے۔ حاشیہ ص۱۱۹-۱۲۰

چہارم۔ رمی شہب کا فاعل۔ قرآن کریم میں بعض مقامات پر فرشتوں کو اور بعض جگہ ستاروں کو اس لئے ٹھہرایا کہ فرشتے نجوم اور آسمانی قویٰ کے لئے جان کی طرح ہیں۔ حاشیہ ص۱۴۱-۱۴۶

شیرازی۔ حافظ شیرازی کا شعر ؎
آسمان بار امانت نتوانست کشید
قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند
اس دیوانگی سے حافظ صاحب حالت تعشق اور شدت حرص واطاعت مراد لیتے ہیں۔ ص۱۷۳

شیطان۔ ۱۔ داعی شر کا نام ابلیس اور شیطان ہے۔ حاشیہ ص۸
۲۔ بدی کی دعوت کے لئے ہمیشہ کا قرین شیطان مقرر کر رکھا ہے۔ ص۸۲
۳۔ شیاطین اور رُوح القدس کے وجود کی دلیل ایک محجوب کے لئے متاثر اور مؤثر کا سلسلہ اور عارف کے لئے انتہائی مقام پر روحانی آنکھوں سے مشاہدہ۔ ص۸۵
۴۔ شیطان کے اسلام لانے سے مراد (الف) بقا اور لقا کی حالت میں اثر شیطان کالعدم ہو جاتا ہے گویا وہ اسلام قبول کر لیتا ہے۔ اور رُوح القدس کا نور انتہائی درجہ پر چمک اُٹھتا ہے۔ ص۸۲
(ب) جب سالک انسان مخالفانہ جذبات کو

چھوڑ کر اپنے رب کو راضی کر لیتا ہے۔ اور اس میں مخالفانہ جذبات نہیں رہتے۔ تو گویا اس کا جن مسلمان ہو جاتا ہے مگر ثواب باقی رہ جاتا ہے۔ حاشیہ ص۸۵

۵۔ اعتراض و جواب۔ مخالفین اسلام کے اس اعتراض کا جواب کہ قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق خلق اللہ کو گمراہ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے خود ہی شیطان کو انسان کے پیچھے لگا رکھا ہے۔ یہ ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق آزمائش و امتحان کی غرض سے لمۂ ملک اور لمۂ ابلیس ہر انسان کو دیئے گئے ہیں۔ تا وہ مستحق ثواب یا عقاب کا ٹھہر سکے۔ حاشیہ ص۸۲-۸۴

ص

صادق۔ مبارک ہیں صادق کہ انجام کار ان کی فتح ہے۔ ص۲۷۹

صبغۃ اللّٰہ یہ ہے کہ للّٰہی طاعت و خدمات درجۂ کاملہ تک پہنچ جائیں۔ پھر اس کی برکت سے انسان کے قویٰ اور جوارح کی نسبت دعوت شہودی کے طور پر یہ کہنا صحیح ہے کہ اس کے اعضاء خدا کے اعضاء ہیں۔ ص۶۲

صحابہ (الف) صحابہ کی تعریف اور ان کے تمام احوال میں آنحضرت ؐ کے نقش قدم پر چلنے اور ان کے دوسرے کمالات کا ذکر ص۲۰۳-۲۰۴ و ص۲۲۲

(ب) **صحابہ ؓ میں اختلافات**۔ ان میں سے کوئی بھی اختلاف سے بچ نہ سکا نہ صدیق نہ فاروق نہ کوئی دوسرا صحابی۔ حضرت ابن عباس ؓ دینی امور میں تمام جماعت صحابہ سے پچاس مسائل میں مخالف تھے۔ بعض ایسے امور کو وہ حلال سمجھتے۔ جن کو دوسرے صحابہ حرام قطعی۔ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ اور حضرت معاویہ اور ان کے گروہ کے لوگ معراج اور رؤیتِ باری کے بارہ میں دوسرے صحابہ سے بکلّی مخالف تھے مگر کوئی کسی کو کافر نہ کہتا تھا۔ ص۲۵۹

صداقت مسیح موعود ؑ کے دلائل دیکھو "مسیح موعود"

صوفیاء دیکھو "متصوفہ"

ط

طوبیٰ۔ دس قسم کے اشخاص کے لئے طوبیٰ کا ذکر مثلاً طوبیٰ لمن جاء بقلب سلیم ص۱۱

ظ

ظالم۔ آیت فمنھم ظالم لنفسہ میں ظالم کا لفظ مقام مدح میں استعمال ہوا ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی اطاعت کے لئے اپنے تئیں ہر جبر و اکراہ اور کشتی کرتے رہتے ہیں اور یہی صفت ظلومیّت ایک نہایت قابل تعریف جو ہر انسان میں ہے جو فرشتوں کو بھی نہیں دیا گیا۔ ص۱۴۳-۱۴۲

ظلوم و جہول (الف) وہ خدا تعالیٰ کے لئے اپنے نفس پر سختی کر سکتا تھا۔ اور غیر اللہ کی صورت علمی سے بھی اس کا ذہن خالی ہو جاتا تھا۔

۸۔ **مکفرین علماء کا ذکر اشعار میں** ص۲۸-۲۹

۹۔ **ناشکری کی وجہ** میرے سابقہ رسائل میں حقائق معارف قرآنیہ دیکھ کر عقلمند لوگ سجداتِ شکر بجا لاتے مگر علماء کی فتنہ اندازی سے انہوں نے ناشکری اور شور و غوغا کیا اور ان نکات اور معارف الٰہیہ کو کلمات کفر قرار دیا۔ ص۳۰

۱۰۔ **عادت تکفیر** علماء تکفیر کے عادی ہیں اور ایک فرقہ دوسرے فرقہ کو دین سے خارج کر رہا ہے۔ ص۳۲-۳۳

۱۱۔ **اظہار افسوس**۔ مکفرین علماء جنہوں نے بلا تحقیق اور بغیر میری کتابیں دیکھنے اور مجھ سے دریافت کرنے کے بٹالوی صاحب کے کفرنامہ پر مہریں لگا دیں۔ افسوس کا اظہار۔ ص۳۲

۱۲۔ **علماء کی عادت قدیمہ** کہ مشائخ اور ائمہ وقت کی کتابوں کے بعض حقائق و دقائق نہ سمجھنے کی وجہ سے بعض علماء نے انہیں دائرۂ اسلام سے خارج کیا یا بعض نے نرمی کر کے اہلسنت والجماعت سے باہر کر دیا۔ لیکن اگلی صدی کے علماء نے انہیں نہ تکفیر کے فتووں سے بری کیا۔ بلکہ قطبیت اور غوثیت اور اعلیٰ مراتب کے قائل ہو گئے۔ ص۳۳-۳۴

۱۳۔ **یہود سے مشابہت** (الف) ایسے سعید علماء میں سے بہت ہی کم نکلے جنہوں نے مقبولان درگاہ الٰہی کو وقت پر قبول کر لیا۔ لیکن عام طور پر یہودیوں کی خصلت ففریقاً کذبتم وفریقاً تقتلون کی علماء اسلام نے اختیار کر کے ان سے پوری مشابہت پیدا کر لی۔ ص۳۴، ۴۷ و ۴۹

(ب) مسلمانوں کی حالت اس سے زیادہ نازک ہے جو حضرت عیسیٰؑ کے وقت یہودیوں کی تھی۔ ص۲۵ و ۴۹، ص۲۰۰-۲۰۳

۱۴۔ **حقیقت اسلامیہ سے دُوری**۔ اکثر علماء کی توجہ ظاہری اور پست خیالوں کی طرف ہے۔ معارف حکمیہ اور حقائق سے اکثر ناواقف اور حقیقت اسلامیہ سے دُور جا پڑے ہیں۔ ص۳۶

۱۵۔ **عیسائیوں کی امداد**۔ اِس زمانہ کے علماء خود ہی عیسائیوں وغیرہ کو ان کی مشرکانہ تعلیم میں مدد دیتے ہیں۔ مثلاً حیات مسیح کا مسئلہ عیسائی مذہب کا ستون ہے۔ لیکن وہ نبی صلعم کو وفات یافتہ اور زمین میں مدفون اور مسیحؑ کو اب تک آسمان پر زندہ مانتے ہیں اور گویا اس طرح اسے انسانوں بلکہ تمام انبیاء کے خواص سے مستثنیٰ اور افضل البشر قرار دیتے ہیں۔ ص۴۱-۴۲

۱۶۔ **اسلام پر مصائب اور خطرات کا ذکر** اور علماء کی بے توجہی اور ان کا تقویٰ راستبازی اور فضائل حمیدہ سے عاری ہونا ص۴۶-۴۷

۱۷۔ **آنحضرتؐ کی بے ادبی** یہ عقیدہ کہ آنحضرتؐ سے تو رُوح القدس جُدا ہو جاتا تھا لیکن مسیح

ناصریؑ سے کبھی جُدا نہیں ہوتا تھا۔ آپؑ کی
بے ادبی اور گستاخی ہے ص۷۵-۷۶ و ص۱۱۱

۱۸۔ مسیحؑ کا ہمیشہ مؤید بروح القدس ہونا
علماء و مفسرین کا حسب تفسیر ایدناہ بروح القدس عقیدہ
رہا ہے (مع حوالجات) اور حسب تفسیر مولوی صدیق حسن
صاحب وہ ہر وقت انکے ساتھ رہا یہانتک کہ انکے
ساتھ آسمان پر گیا ص۱۰۴-۱۰۵ اور یہ کہ حضرت عیسیٰؑ مسِّ
شیطانی سے پاک تھے لیکن آنحضرتؐ کے ساتھ نہ ہمیشہ روح
القدس رہا اور نہ آپؐ مسِّ شیطان سے پاک تھے۔ ص۱۱۱

۱۹۔ بدترین خلائق۔ نواب صدیق حسن خاں مرحوم
نے حجج الکرامہ میں حدیث علماء ھم شر من
تحت ادیم السماء کا مصداق اس زمانہ
کے علماء کو قرار دیا ہے ص۱۳۰

عیسائیت۔ عیسائیت کے اسلام پر حملہ کا ذکر ص۵۲
عیسیٰؑ۔ دیکھو "مسیح ناصریؑ"

ف

فرشتے اور اُن کے اعمال و فرائض

۱۔ مستعد طبائع پر فیوض ربانی نازل کرنا۔
فیض بے علت کے نورانی بخارات کو مقرب
فرشتے قبول کر لیتے ہیں پھر ان فرشتوں سے
تعلق رکھنے والی طبیعتیں جو انبیاء اور رسل
اور محدثین ہیں اپنے حقانی جوشوں سے
ان کو حرکت میں لاکر ایسے محل مناسب پر
برسا دیتے ہیں جو استعداد اور طلب کی
گرمی اپنے اندر رکھتا ہے۔ ص۵۰-۵۱

۲۔ مؤکل (الف) آیت ان کل نفس لما علیہا
حافظ سے ہر ایک نفس پر اسکی نگہبانی کیلئے ایک فرشتہ
کا مقرر ہونا ثابت ہے۔ حاشیہ ص۷۶ و حاشیہ ص۱۳۵
تائیدی آیات و احادیث ص۷۹-۸۰
(ب) **انسان کی تربیت اور حفاظت ظاہری**
و باطنی کیلئے نیز اسکے اعمال لکھنے کیلئے فرشتے مقرر
ہیں جو دائمی طور پر اس کے پاس رہتے ہیں مع آیات
و احادیث ص۷۸-۸۰
(ج) **نفوس کواکب** کی بھی فرشتے حفاظت کرتے
ہیں۔ آیت وجعلناها رجوما للشیاطین
سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ چونکہ فرشتے ستاروں
کے لئے بوجہ شدت تعلق جان کی طرح ہیں۔
اس لئے فرشتوں کا فعل ستاروں کی طرف
منسوب کیا گیا۔ حاشیہ و در حاشیہ ص۷۷ و حاشیہ
ص۱۳۱-۱۳۶
(د) صاحب معالم التنزیل اور ابن جریر سے تائیدی
روایات کہ ہر بندہ کیلئے فرشتہ مؤکل ہے۔ جو
ہمیشہ اس کے ساتھ رہتا ہے۔ ص۷۹
(ہ) **آمر خیر۔ آمر شر۔** احادیث سے ثبوت کہ
فرشتے آمر خیر اور شیاطین آمر شر ضرور انسانوں کے
ساتھ رہتے ہیں۔ ص۷۹-۸۲
(و) **بیس فرشتے** ایک حدیث کا ماحصل یہ ہے کہ
بیس فرشتے مختلف خدمات بجالانے کے لئے
انسان کے ساتھ رہتے ہیں۔ ص۸۳

۳۔ وجود ملائکہ کا ثبوت (الف) فرشتوں اور

جنات کا ثبوت جو ظاہری نظام عالم میں پایا جاتا ہے کہ ہرایک فیضان کے لئے ہم میں اور ہمارے خداوند کریم میں علل متوسطہ ہیں جنکے توسط سے ہریک قوت اپنی حاجت کے موافق فیضان پاتی ہے۔ ص۸۴-۸۶

(ب) **کشفی مشاہدات** سے عارف روح القدس اور شیطان کو دیکھ لیتے ہیں۔ مگر محجوب کے لئے متاثر سے مؤثر کا وجود ثابت ہونا ان کے وجود ثابت ہونا ان کے وجود کی دلیل ہے۔ ص۸۸

(ج) **فرشتوں کے وجود پر دلیل** حاشیہ ص۱۳۲

(د) **اس امر کا ثبوت** کہ نظام ظاہری میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ بھی بغیر فرشتوں کی شمولیت کے نہیں ہوتا۔ **منقولی ثبوت** خداتعالیٰ نے فرشتوں کا نام مدبرات اور مقسمات امر رکھا ہے۔ یہانتک کہ خداتعالیٰ کے عرش کو بھی وہی اٹھائے ہوئے ہیں۔ حاشیہ ص۱۲۷-۱۲۶

۴۔ **منکرین ملائکہ فلسفہ باطلہ کی ظلمت سے** متاثر ہوکر منکرین وجود ملائکہ نصوص صریحہ قرآنیہ کے منکر ہیں اور الحاد کے گڑھے میں گر گئے ہیں۔ ص۸۹

۵۔ **منفرد ہونا ملائک اور شیاطین کے وجود اور** روح القدس داعی الی الخیر اور داعی الی الشر کا مسئلہ ان مسائل میں سے ہے۔ جس کے اثبات کیلئے خداتعالیٰ نے قرآن کریم کے استنباط حقائق میں اس عاجز کو منفرد کیا ہے۔ ص۸۹

۶۔ **فرشتوں کے مقام معلوم اور نزول سے مراد**

(الف) فرشتوں جبرئیل اور عزرائیل وغیرہ کے مقام معلوم میں ہونے اور ان کے نزول سے کیا مراد ہے اس کی **تفصیل**۔ ص۹۳-۹۶

(ب) کوئی فرشتہ بذات خود ہرگز نازل نہیں ہوتا بلکہ اپنے ظلی وجود سے جس کے تمثل کی اس کو طاقت دی گئی ہے نازل ہوتا ہے۔ جیساکہ دحیہ کلبی کی شکل پر حضرت جبرئیل متمثل ہوکر ظاہر ہوتے تھے۔ اور حضرت مریمؑ پر فرشتہ متمثل ہوا۔ ص۹۶ وحاشیہ ص۸۹ و ص۳۸۵-۳۸۶

(ج) احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ فرشتے آسمان سے علیحدہ نہیں ہوتے۔ کیونکہ علیحدہ ہونا اس بات کو مستلزم ہے کہ آسمان کی وہ جگہ جو ان کے وجود سے بھری ہوئی تھی۔ خالی ہو جائے اور یہ امر ناشدنی ہے۔ حاشیہ ص۸۹-۹۰

۷۔ **وسائط روحانی** اس اعتراض کا جواب کہ خداتعالیٰ کو انسانوں کی طرح اسباب یعنی فرشتوں وغیرہ سے کام لینے کی کیا ضرورت ہے یہ ہے کہ تا اس کی قدرتیں اسباب کے توسط سے ظاہر ہوں۔ تا انسانوں میں حکمت و علم پھیلے۔ اگر توسط اسباب نہ ہوتا۔ نہ دنیا میں علم ہیئت ہوتا نہ نجوم نہ طبعی نہ طبابت وغیرہ۔ روحانی تربیت میں بھی وہی نظام رکھا۔ تا دونوں نظام ظاہری و باطنی اپنے تناسب اور

یکرنگی کی وجہ سے صانع اور مدبر بالارادہ پر دلالت کریں۔ حاشیہ صفحہ ۸۵-۸۷

۸۔ **دو نظام**۔ اس عالم کو احسن طور پر چلانے کے لئے حکیم مطلق نے دو نظام رکھے ہیں۔ باطنی نظام فرشتوں سے متعلق ہے اور ظاہری نظام کی ہر چیز کے ساتھ در پردہ باطنی نظام ہے۔ حاشیہ صفحہ ۱۲۵

دونوں نظاموں کا ثبوت آیات قرآنیہ سے حاشیہ صفحہ ۱۳۵-۱۳۷

۹۔ **رُوحانی بچانا**۔ ملائک خواہ جسمانی آفات سے بچاویں یا روحانی سے ان کا بچانا روحانی طور پر ہی ہے۔ حاشیہ نوٹ صفحہ ۹۹

۱۰۔ **مدبّرات امر** کا نام ملائک یعنی فرشتے ہیں۔ حاشیہ صفحہ ۱۲۵ و ۱۳۷

۱۱۔ **عنصریوں** بعض فرشتوں کو جو عنصریوں میں عناصر اور اجرام سماوی سے ایسا شدید تعلق ہے۔ جیسا ارواح کو قوالب کے ساتھ ہوتا ہے۔ حاشیہ صفحہ ۱۴۲

۱۲۔ **معقولی طور** پر اس بات کا ثبوت کہ نظام عالم ظاہری کے تمام امور کا ظہور و صدور در اصل ملائک کے افعال خفیہ سے ہے نہ خود بخود حاشیہ صفحہ ۱۴۶-۱۴۹

۱۳۔ **شبہ کا جواب**۔ اس شبہ کا تفصیلی جواب کہ کیوں یہ جائز نہیں کہ جو کام عالم جسمانی میں ملائک نے کرنا ہے۔ وہ کام خود بخود ہر ایک چیز خدا تعالیٰ کے حکم اور اذن اور تدبیر محکم سے اپنی فطرتی قوتوں سے بجالاوے۔ صفحہ ۱۴۹-۱۴۰

۱۴۔ **ملائکہ کے وجود کی ضرورت** پر ایک نہایت مفید اور مدلل و واضح بیان صفحہ ۱۶۱-۱۷۳

۱۵۔ **اعتراض**۔ اگر ملائک فی الحقیقت موجود ہیں تو کیوں نظر نہیں آتے کیوں ان کی کسی مدد کا ہمیں احساس نہیں ہوتا۔ ہر ایک چیز اپنی فطرتی طاقت سے کام کر رہی ہے۔ کبھی ہم حیوانی نباتاتی اور جمادی افعال کو اپنے ارادہ کے بھی تابع کر لیتے ہیں۔ یعنی اپنی تدبیروں کے موافق اپنے کام صادر کرا سکتے ہیں۔ صفحہ ۱۷۷-۱۷۸

جواب (الف) اسلئے نظر نہیں آتے کہ وہ خدا تعالیٰ کے وجود کی طرح نہایت لطیف وجود رکھتے ہیں۔ صفحہ ۱۸۱

(ب) عارف لوگ فرشتوں کو روحانی آنکھوں سے دیکھ لیتے ہیں اور ان سے باتیں کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قسم کھانا کہ میں نے بارہا عالم کشف میں ملائک کو دیکھا اور ان سے بعض علوم اخذ کئے اور غیب کی خبریں معلوم کی ہیں جو مطابق واقعہ تھیں۔ حاشیہ صفحہ ۱۸۲-۱۸۳

(ج) محجوب ہونے کی حالت میں جیسے فرشتے نظر نہیں آتے خدا تعالیٰ کا بھی کچھ پتہ نہیں لگتا۔ ایسا ہی فرشتوں کے کاموں کا بھی جو روحانی ہیں۔ کچھ احساس نہیں ہوتا۔ صفحہ ۱۸۴

گو مدبّرات اور مقسمات امر فرشتے ہیں۔ لیکن ہمارے معالجات اور تدبیرات بھی فرشتوں

کہ منقول کو معقول کر کے دکھلا دیتے ہیں۔
اس کے متعلق خدا تعالیٰ کی سنت جو موسیٰؑ
اور حضرت مسیحؑ اور آنحضرتؐ کے وقت
ظاہر ہوئی ص۳۹

۴۔ **ابدی معجزہ۔** آنحضرتؐ کا زمانہ قیامت
تک تھا۔ اس لئے قرآن کریم کو بے نہایت
کمالات پر مشتمل کیا جو ہر زمانہ کے فساد کا کامل
طور پر تدارک کرتا رہا وہ ایک ابدی معجزہ ہے
ہمارا زمانہ جس میں زمین کی تمام مخفی تاریکیاں
حسب پیشگوئی قرآن کریم ظاہر ہو گئیں جن کو
دوسرے لفظوں میں دجال کہا گیا ہے۔ قرآن
میں یہ پیشگوئی ہے کہ قرآن اس طوفان پر
بھی غالب آئے گا۔ وہ ابدی اصلاحوں کے
لئے آیا ہے اور ہر سلیم طبیعت پر اپنی سلطنت
قائم کرے گا۔ ص۷۲

۵۔ **قرآن مجید کی ایک بے نظیر تعلیم۔** قرآن کریم
نے روح القدس اور شیطان یا داعی الی الخیر
اور داعی الی الشر انسان کے لئے مقرر کئے
جانے کی جو تعلیم دی ہے درحقیقت ایک معجزہ
ہے جو نہایت اعلیٰ حکمت پر مشتمل ہے۔ اس
طرز محکم اور حقانی سے کسی اور کتاب نے اسے
بیان نہیں کیا۔ ص۸۳

۶۔ **روحانی حیات۔** قرآن کریم روحانی حیات کے
ذکر سے بھرا ہوا ہے مومنوں کا نام زندے
اور کفار کا نام مردے رکھتا ہے ص۱۰۲

۷۔ **فضیلت تعلیم قرآن۔** دوسری تعلیموں پر ایک
اس وجہ سے ہے کہ پہلے نبی خاص قوم کے لئے
مبعوث ہوتے تھے۔ اس وجہ سے ان کی کتابیں
قانون مختص القوم کی طرح تھیں۔ دوسرے
اس وجہ سے کہ ان انبیاء کی شریعت
مختص الزمان تھی۔ لیکن قرآن کریم۔ تمام بنی آدم
اور تمام زمانوں اور تمام استعدادوں کی
اصلاح اور تکمیل و تربیت اور قیامت تک
آنے والے زمانوں کے لئے ایک کامل اور
جامع قانون کی طرح نازل فرمایا۔ اور اس کا
ثبوت قرآن مجید سے ص۱۲۶-۱۲۸

۸۔ **استعمال الفاظ میں اسلوب قرآن کریم**
(الف) قرآن کریم میں یہ سنت اللہ ہے کہ
بعض الفاظ اپنی اصل حقیقت سے پھیر کر مستعمل
ہوتے ہیں۔ جیسا کہ آیت واقرضوا اللہ میں قرض
کا لفظ اور لنبلونکم میں ابتلاء و امتحان
کا لفظ اور ثم ننجی الذین اتقوا میں
نجات کا لفظ ص۱۵۴-۱۵۵
(ب) قرآن کریم کا یہ بھی اسلوب ہے کہ بعض وقت
خدا تعالیٰ اپنے خواص عباد کے لئے ایسا لفظ
استعمال کر دیتا ہے جو بظاہر بدنما ہوتا ہے۔
مگر معناً نہایت محمود اور تعریف کا کلمہ
ہوتا ہے۔ جیسے نبی کریمؐ کے حق میں ووجدک
ضالاً فرمایا ص۱۷۱

۹۔ **تفسیر قرآن کے لئے ایک اصل۔** قرآن کریم

ک

شربت یا کسی قسم کا میوہ یا شیریں طعام غیب سے نظر میں آنا اور غیبی ہاتھ سے اسکے مُنہ میں پڑنا اور قوت ذائقہ کا اس سے لذت اُٹھانا وغیرہ اور ان سب امور میں یہ عاجز خود صاحب تجربہ ہے۔ ص ۱۴۹-۱۵۰

ل

لقا - **مرتبہ لقا کی حقیقت** (الف) یہ مرتبہ کامل طور پر اسوقت متحقق ہوتا ہے جب ربانی رنگ بشریت کے رنگ و بو کو بتمام و کمال اپنے رنگ کے نیچے پوشیدہ کر دے۔ جس طرح آگ لوہے کے رنگ کو کہ بظاہر نظر بجز آگ کے کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ اس مرتبہ پر بعض سالکین کو غلطی لگی ہے کہ انہوں نے شہودی پیوند کو وجودی پیوند کے رنگ میں سمجھ لیا ہے ص ۶۴ نیز دیکھو ص ۷۰-۷۱

(ب) اس درجہ لقا میں بعض اوقات انسان سے ایسے امور صادر ہوتے ہیں جو بشریت کی طاقتوں سے بڑھے ہوئے معلوم ہوتے اور الٰہی طاقت کا رنگ اپنے اندر رکھتے ہیں۔ جیسے جنگ بدر میں آنحضرت صلعم کے سنگریزوں کی مٹھی پھینکنے کا واقعہ اسی طرح شق القمر کا معجزہ وغیرہ ص ۶۵-۶۶

(ج) مرتبہ لقا میں تموج کے اوقات میں الٰہی کاموں اور اقتداری خوارق کے ظہور کی

وجہ ص ۶۸-۶۹

(د) درجہ لقا کسبی نہیں بلکہ وہبی ہے۔ ص ۷۰

لمّہ - لمّہ ملک اور لمّہ ابلیس یعنی داعی الی الخیر اور داعی الی الشر برابر طور پر ہر انسان کو دئے گئے تا انسان اس ابتلاء میں پڑکر مستحق ثواب یا عقاب کا ٹھہر سکے۔ حاشیہ ص ۸۳

لیکھرام - لیکھرام پشاوری کی نسبت ایک پیشگوئی ص ۱۴۹

م

مباہلہ (الف) نزول مسیح کی حقیقت اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کھولی ہے پہلے اس خیال سے کہ مسلمانوں سے ملاعنہ جائز نہیں مباہلہ سے اعراض کیا تھا مگر اب مجھے بتلایا گیا ہے کہ جو مسلمانوں کو کافر کہتا ہے۔ وہ خود دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ سو میں مامور ہوں کہ ایسے ائمہ تکفیر اور مفتی اور مولوی اور محدث کہلانے والوں سے جو ابناء نساء رکھتے ہیں، مباہلہ کروں۔ پہلے عام مجلس میں تقریر کے ذریعہ اپنے دلائل اور ان کے الزامات و شبہات کا جواب دوں گا۔ اگر کافر کہنے سے باز نہ آویں تو مباہلہ کروں گا۔ ص ۲۵۵-۲۵۶ و ص ۲۳۲

(ب) **اشتہار مباہلہ** - تمام مکفر مولویوں اور مفتیوں کو مباہلہ کے لئے دعوت اور شرائط مباہلہ۔ اوّل مخاطب مولوی نذیر حسین دہلوی۔ اور اگر وہ انکار کریں تو شیخ محمد حسین بٹالوی۔ اگر وہ انکار کریں تو تمام مکفر مولوی صاحبان

۶۔ **معجزات**۔ دیکھو "معجزات" آپ سے تمام انبیاء سے زیادہ معجزات ظاہر ہوئے۔ صفحہ ۲۳۸

۷۔ **آپ صحابہ کرامؓ کی نظر میں**۔ (الف) صحابہؓ آپ کو سید المعصومین سمجھتے تھے۔ اور ان کا یہ عقیدہ نہیں تھا کہ روح القدس آپ سے کبھی جدا بھی ہو جاتا تھا۔ صفحہ ۱۱۱-۱۱۲

(ب) صحابہ کا بلا شبہ یہ اعتقاد تھا کہ آنجنابؐ کا کوئی فعل اور کوئی قول وحی کی آمیزش سے خالی نہیں اور تائیدی احادیث صفحہ ۱۱۲-۱۱۳

۸۔ **خدائی جلوہ**۔ آپ کے دس لاکھ کے قریب قول و فعل میں سراسر خدائی کا ہی جلوہ نظر آتا ہے۔ صفحہ ۱۱۶

۹۔ **اجتہادی غلطی کی حکمت**۔ آنجناب کے بعض امور میں اجتہادی غلطی کے وقوع کی حکمت صفحہ ۱۱۴-۱۱۵

۱۰۔ **سہو ہمرنگ وحی** (الف) آپ کا سہو بشریت بھی تمام لوگوں کے سہو کی طرح نہ تھا۔ بلکہ دراصل ہمرنگ وحی تھا کیونکہ خدا تعالیٰ کا خاص تصرف انہیں اس طرف مائل کر دیتا تھا۔ صفحہ ۱۱۴

(ب) آپ سے ایک آدھ بات جس سے بشریت کی بو آتی ہے اسلئے ظاہر ہوئی تا لوگ شرک کی بلا میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ صفحہ ۱۱۶

۱۱۔ **روح القدس** (الف) روح القدس اور ملائک وحی کا آپکے دائمی رفیق و قرین ہونے کا ثبوت از کتاب مدارج النبوۃ بحوالہ جامع الاصول و کتاب الوفا اور سفر السعادۃ صفحہ ۱۱۷

(ب) آپ امام المعصومین، امام المتبرکین اور سید المقربین روح القدس کی برکات سے کیونکر محروم رہ سکتے تھے جبکہ علماء حضرت عیسیٰؑ کی نسبت یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ تینتیس برس تک روح القدس ایک دم کے لئے بھی اُن سے جُدا نہیں ہوا۔ حاشیہ صفحہ ۹۴

۱۲۔ **انسان کامل**۔ انسان کامل کو جس کے ارفع و اکمل و اعلیٰ فرد آپ ہیں۔ وہ اعلیٰ درجہ کا نور دیا گیا۔ جو نہ ملائک میں تھا نہ نجوم و قمر و آفتاب میں نہ سمندروں میں اور کسی چیز ارضی و سماوی میں تھا۔ اور امانت کی ادائیگی کی اکمل و اتم مثال آپ میں پائی گئی۔ صفحہ ۱۴۰-۱۴۲ نیز دیکھو "امانت"

۱۳۔ **معنی ضال**۔ آپ کے حق میں آیت ووجدك ضالًا میں بمعنی عاشق وجہ اللہ استعمال ہوا ہے۔ صفحہ ۱۴۱

۱۴۔ **آپ کی فضیلت**۔ آپ کی فضیلت دیگر انبیاء پر۔ (الف) دیکھو "اوّل المسلمین"

(ب) آپ کو معارف الٰہیہ اور اسرار اور علوم ربّانی سب سے زیادہ عطا کئے گئے۔ اسی لئے آپ کا اسلام بھی سب سے اعلیٰ ہوا اور آپ اوّل المسلمین ٹھہرے۔ صفحہ ۱۸۶-۱۸۷

۱۵۔ **مقام وحدت پر ہونا**۔ آیت قل یا عبادی الذین اسرفوا علٰی انفسھم میں لوگوں کو آپ کے غلام بنا کر یہ ظاہر کیا ہے کہ

آپ اس درجہ پر پہنچے ہوئے ہیں کہ اب جو کچھ میرا ہے وہ اس کا ہے اور نجات آپ کی غلامی اور آپ کے حکم سے باہر نہ جانے میں ہے۔ یہ آیت اور آیت قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی ازروئے مفہوم ایک ہی ہیں۔ اسی طرح آیت اعلموا ان اللہ یحی الارض بعد موتہا۔ اور حدیث انا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی میں آپ کو محی اور حاشر قرار دیا ہے۔ ص ۱۹۱-۱۹۶

۱۶- **حیات روحانی**۔ قرآن کریم کی رُو سے صرف آپ کی متابعت سے ملتی ہے۔ جو آپ کی متابعت سے سرکش ہیں۔ وہ مُردے ہیں۔ ص ۱۹۶

۱۷- **روحانی قیامت اور حاشر**۔ روحانی حیات کے بخشنے میں قیامت کا نمونہ آپ نے ہی دکھایا۔ اور اس کا ثبوت آپ نے ایک زمانہ کے مُردوں اور ہزاروں برسوں کے عظم رمیم کو زندہ کر دکھلایا۔ اس کے کرنے سے قبریں کھل گئیں اور بوسیدہ ہڈیوں میں جان پڑ گئی۔ اس نے ثابت کر دکھلایا کہ وہی حاشر اور وہی روحانی قیامت ہے۔ پھر اس قیامت کا نمونہ صحابہ تک ہی محدود نہ رہا۔ جیسا کہ آیت وآخرین منہم اور احادیث سے ظاہر ہے ص ۲۰۶-۲۲۰

۱۸- **جامع اسماء الانبیاء**۔ آپ تمام انبیاء کے نام اپنے اندر جمع رکھتے ہیں اور جامع کمالات متفرقہ ہیں۔ موسیٰؑ بھی عیسیٰؑ بھی آدمؑ بھی اور ابراہیمؑ اور یوسفؑ و یعقوبؑ بھی۔ قرآن مجید اور احادیث سے اس کی تائید ص ۲۴۳

۱۹- **آپ کا مثالی ظہور**۔ آپ کی روحانیت اسلام کے اندرونی مفاسد کے غلبہ کے وقت ہمیشہ ظہور فرماتی رہتی ہے۔ اور حقیقت محمدیہ کا حلول ہمیشہ کسی کامل متبع میں ہو کر جلوہ گر ہوتا ہے۔ آپ کا مہدی کے متعلق فرمانا کہ اس کا نام میرا ہی نام اور اس کا خلق میرا ہی خلق ہوگا۔ اسی نزول روحانیت کی طرف اشارہ ہے۔ لیکن وہ نزول کسی خاص فرد میں محدود نہیں۔ صدہا لوگ ایسے گذرے ہیں۔ جن میں حقیقت محمدیہ متحقق تھی اور عند اللہ ظلی طور پر ان کا نام محمدؐ یا احمدؐ تھا۔ ص ۲۴۶

۲۰- **آپ کے کلمات کو سمجھنے کے لئے آپ کے** رنگ میں رنگین ہونا ضروری ہے ص ۲۶۷

۲۱- **قصیدہ**۔ آپ کی مدح میں قصیدہ بزبان عربی ص ۵۹۰-۵۹۴

محمد حسین بٹالوی (مولوی)۔ ۱- مخالفت مسیح موعودؑ

(الف) مسیح موعودؑ کی تکفیر اور آپ کی جماعت کو منتشر کرنے کے لئے بٹالوی کی انتہائی کوشش۔ ص ۱۷-۱۸

(ب) فتنہ تکفیر کے وہی بانی مبانی ہوئے اور استفتاء تیار کر کے ہر طرف وہی دوڑے۔ ص ۳۱

آوے تو ملہم دلی محدث اور خدا کا مخاطب ہوسکتا ہے؟ ص۶۰

۶۔ اس اعتراض کا جواب کہ عاجز کی باون سال کی عمر پر فوت ہونے کی پیشگوئی آپ نے کی ہے یا نہیں؟ ص۶۰۱

۷۔ بعض مرید آپ کے شراب پیتے ہیں اور کیا آپ کے بڑے معاون اور مرید نے آپ کے مکان پر شراب نہیں پی؟ ص۶۰

۳۔ **غلط عقیدہ**۔ اور آنحضرت ؐ کی گستاخی اور بے ادبی۔

(الف) شیخ بٹالوی اور شیخ نذیر حسین دہلوی کے اس عقیدہ کی تردید کہ ہر ایک انسان کو داعی الی الشر تو دائمی طور پر دیا گیا ہے لیکن داعی الی الخیر دائمی طور پر نہیں دیا گیا۔ ص۹

(ب) دونوں کا عقیدہ کہ چالیس دن یا زیادہ دنوں تک روح القدس اور جبرئیل سے آنحضرت ؐ بکلی مہجور رہتے تھے انتہائی بے ادبی اور گستاخی ہے اور اس عقیدہ کی تردید۔ ص۹۲-۹۳

۴۔ **اخلاقی اور علمی حالت** (الف) شیخ صاحب کی فطرت کو تدبر، غور، اور حسن ظن کا حصہ قسام ازل سے بہت ہی کم ملا ہے ص۳۱

(ب) ان کی **علمی حالت** اور مولویت کا ذکر کہ آپ صرف استخوان فروش اور علم اور درایت تفقہ اور حقائق و معارف سے بے بہرہ ہیں۔ ص۳۰۸

(ج) **تکبر**۔ محمد حسین تکبر اور غرور اور خود پسندی میں مبتلا ہے جو اسی معلم الملکوت کا خاصہ ہے جو ان کا قرین دائمی ہے ص۵۹۸

(د) **رئیس المتکبرین**۔ بٹالوی کا رئیس المتکبرین ہونا میرا ہی خیال نہیں۔ بلکہ ایک گروہ کثیر مسلمانوں کا اس پر شہادت دے رہا ہے۔ وہ اپنے آپ کو مولوی دوسروں کا نام جاہل اور احمق ان پڑھ رکھتا ہے ہماری جماعت کو جہلاء اور سفہاء کی جماعت کہتا ہے۔ اور میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ بٹالوی مولوی حکیم نورالدین صاحب کے مقابلہ میں قرآن مجید کے حقائق بیان کرنے میں ایسا عاجز اور پیچھے رہ جاوے کہ ہر عقلمند اس پر ہنسے۔ ص۶

۵۔ **بٹالوی کا افتراء**۔ یہ آپ کا سراسر افتراء ہے کہ الہام کلب یموت علی کلب اپنے اوپر وارد کر رہے ہیں۔ میں نے ہرگز کسی کے پاس یہ نہیں کہا کہ اس کے مصداق آپ ہیں۔ ص۳۰۵و۳۰۶

۶۔ **دعوت** (الف) بٹالوی کو دعوت مباہلہ ص۲۶۲

(ب) **دعوت الی الحق**۔ خط بنام بٹالوی اس خط میں ان کی نسبت ایک منذر الہام کا ذکر کیا ہے اور اپنی سوانح زندگی کے بے عیب ہونے اور ہر حال میں صدق اختیار کرنے کو اپنی دلیل صداقت ٹھہرایا ہے۔ ص۲۸۹-۲۹۱

(ج) تفسیر لکھنے کیلئے مقابلہ کی دعوت ایک روحانی نشان جس سے ثابت ہوگا کہ حضرت مسیح موعودؑ صادق اور مؤید من اللہ ہیں یا نہیں؟ اور بٹالوی آپ کو کاذب و دجّال قرار دینے میں صادق ہے یا خود کاذب و دجّال ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ایک سورت قرآنی کی فصیح عربی زبان میں دونوں تفسیر لکھیں اور معارف جدیدہ ہوں اور بقیہ متعلقہ شرائط بٹالوی عاجز کو جاہل اور عربی علوم سے بالکل بے بہرہ کہتا ہے۔ اب خدا تعالیٰ متکبر کا سر توڑے گا۔ ص ۶۰۲-۶۰۴

۷۔ بٹالوی سے مطالبہ (۱) کہ آپ ثابت کریں کہ میں مخالف دینِ اسلام اور کافر ہوں دوسرے یہ کہ جھوٹ بولنا میرا شیوہ ہے۔

(۲) آیت لھم البشریٰ فی الحیاۃ الدنیا کی رُو سے مومنوں کا خاصہ ہے کہ ان کی خوابیں دوسروں کی نسبت سچّی نکلتی ہیں۔ آؤ قرآن کریم کی رُو سے آزمالیں کہ مومن ہونے کی نشانی کس میں ہے۔ ص ۲۹۳

۸۔ بٹالوی کی ذلت کے متعلق الہام انّی مھین من اراد اھانتک۔ اور وہ ذلت کا وقت آپہنچا۔ اب قرآن کریم اور نبیؐ کے فرمودہ کی رُو سے آزمائش کے میدان میں گریز کی صورت میں وہ دس لعنت کے انعام کے مستحق ہوں گے۔ ص ۲۹۴-۲۹۵

۹۔ الہام ادعونی استجب لکم۔ بٹالوی کے لئے بددعا کرنے کے لئے یہ الہام ہوا۔ سو آج ۲۹ شعبان ۱۳۱۰ھ کو اس مقابلہ میں فتح پانے کے لئے دُعا کی اور میرا دل کھُل گیا کہ دُعا قبول ہوگئی۔ اور انّی مھین من اراد اھانتک کے پورا ہونے کا وقت آگیا۔ ص ۶۰۲

(نواب) محمد علی خاں۔ دیکھو "نواب محمد علی خاں"

محمدی بیگم کے نکاح سے متعلق پیشگوئی۔ دیکھو "پیشگوئی"

مخلصین۔ بعض مخلصین سلسلہ کا ذکر حاشیہ ص ۵۸۱-۵۸۲

مخلوق کی شناخت کی بڑی علامت یہ ہے کہ وہ متشارک الصفات یعنی بعض بعض سے مشارکت و مشابہت رکھتے ہیں۔ ص ۴۴-۴۵

مسلم۔ اوّل المسلمین۔ دیکھو "اوّل"

مسلمان۔ حقیقی طور پر اسی وقت کسی کو مسلمان کہا جائے گا جب اس کی غافلانہ زندگی پر ایک سخت انقلاب وارد ہو کر اس کے نفس امّارہ کا نقشِ ہستی مع اس کے تمام جذبات کے یکدفعہ مٹ جائے اور ایسی پاک زندگی ہو کہ اس میں بجز طاعتِ خالق اور ہمدردی مخلوق کے اور کچھ بھی نہ ہو۔ ص ۶۱

مسلمانوں کو انتباہ۔ غافلو اُٹھ بیٹھو۔ ایک انقلاب عظیم کا وقت آگیا۔ یہ رونے کا وقت ہے نہ سونے کا۔ تضرع کا وقت ہے نہ ٹھٹھے ہنسی اور تکفیر بازی کا۔ ص ۵۳

مسیح موعودؑ

۱۔ دعویٰ (الف) خدا تعالیٰ کی طرف سے تجدید دین کا دعویٰ۔ ص۷

(ب) مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ جو فتح اسلام توضیح مرام اور ازالہ اوہام میں کیا وہ حسب ایماء اور الہام اور القاء ربانی تھا۔ اور خلاصہ مضمون رسائل مذکورہ بالا ص۳۱

(ج) میں خلیفۃ اللہ اور مامور من اللہ اور مجدد وقت اور مسیح موعود ہوں۔ ص۳۲۲ و ص۴۲۳

(د) (الف) محدّث ہونے کا دعویٰ۔ (ب) خدا تعالیٰ نے اپنے پاس سے علم الاوّلین دیا ہے (ج) صدی کے سر پر مامور و مبعوث ہوا ہوں۔ (د) مجھے مسیح کا نام عیسائی قوم کی وجہ سے دیا گیا اور ان کے مقابلہ کے لئے مامور ہوا ہوں۔ ص۳۶۷

(د) محدّث کلیم اللہ۔ صدی کے سر پر تجدید دین کے لئے آیا ہوں۔ ص۳۸۳

(ھ) مسیح موعود ہونے کا دعویٰ مسئلہ حیات و وفات مسیح کی فرع ہے ص۳۳۹

قرائن دعویٰ مسیح موعود کا دعویٰ تسلیم کرانے کے لئے کونسے قرائن ہیں۔ ص۲۴۰ دیکھو "نواب محمد علی خان"

۲۔ ثبوت دعویٰ اور دلائل صداقت:۔

(الف) میرے تمام دعاوی قرآن کریم اور احادیث نبویہ اور اولیاء گذشتہ کی پیشگوئیوں سے ثابت ہیں۔ ص۲۵۶

(ب) **زمانہ ظہور مسیح موعود**۔ (۱) حدیث یکسر الصلیب و یقتل الخنزیر سے ظاہر ہے کہ مسیح موعود کا ظہور پرستاران صلیب کے غلبہ کے وقت ہوگا۔ ص۲۶۹ و ص۲۷۸

(۲) **مقام ظہور** مسیح موعود جسے احادیث میں رجل فارسی اور مہدی بھی کہا گیا ہے۔ اس کا ظہور بلاد مشرقیہ سے ہوگا۔ جیسا کہ دجال کے متعلق لکھا ہے کہ وہ بلاد مشرقیہ سے ظاہر ہوگا اور ہندوستان حجاز سے مشرق میں ہے۔ ص۲۱۵- ۲۱۸

(ج) **دلائل صداقت**:۔ ۱۔ مفتری ہلاک کیا جاتا ہے۔ اگر یہ انسان کا کام ہوتا تو بہتیرے اس کو نابود کرنے والے پیدا ہو جاتے اور بارہ برس جو ایک بلوغ کی عمر ہے تک نہ پہنچتا۔ کیا کوئی مفتری ہے جو خدا سے ہمکلامی کا مدعی ہوا اور اُسے اتنی لمبی مہلت دی گئی ہو۔ افتراء سے متعلق آیت لو تقول کا حوالہ ص۵۲ و ص۳۲۲-۳۲۳

۲۔ **صدق اور پاکیزہ زندگی**۔ کئی مواقع جان اور عزت کے خطرہ میں پڑنے کے آئے۔ مالی مقدمات میں بڑے بڑے نقصان اُٹھائے۔ اپنے والد اور بھائی کے برخلاف گواہی دی۔ مگر خدا تعالیٰ نے ہمیشہ کذب کی ناپاکی سے مجھ کو محفوظ رکھا۔ کون ثابت کر سکتا ہے کہ کبھی میرے مُنہ سے جھوٹ نکلا ہے۔ پھر جب میں نے محض للہ انسانوں پر جھوٹ بولنا ابتدا سے

متروک رکھا اور اپنی جان اور مال کو صدق پر قربان کیا تو پھر میں خدا تعالیٰ پر کیوں جھوٹ بولتا ص۲۹

صداقت شعاری اور راستگوئی کی چند مثالیں

(۱) مرزا اعظم بیگ لاہوری کے شرکاء ملکیت قادیان کے سلسلہ میں (۲) مقدمہ ڈاکخانہ (۳) اپنے بیٹے سلطان احمد کے ایک ہندو پر مقدمہ میں ص۲۹۷-۲۹۹

۳- **زمیندار ہونا**- آنحضرتؐ کی پیشگوئی کہ آخری زمانہ میں آنے والا زمیندار ہوگا اور وہ میں ہوں پس میرا زمیندار ہونا تو میرے صدق کی علامت ہے- ص۳۰۳

۴- میرے پھلوں سے تم مجھے پہچانوگے- ص۳۰۶

۵- **ضرورت زمانہ**- ایسے زمینی فتنوں کے وقت جنکی طرف قرآن مجید میں اشارہ پایا جاتا ہے اور جن کی نظیر پہلے کبھی نہیں پائی گئی اللہ تعالےٰ نے مجھے آسمان سے اتارا- ص۴۸۱-۴۸۲

۶- **اتباع رسول**- اللہ تعالیٰ نے مجھے آنحضرتؐ کی پوری پوری اتباع کی توفیق بخشی ص۴۸۳

۷- **قبولیت دُعا**- خدا تعالیٰ میری دُعائیں قبول کرتا اور لاتعداد دُعائیں قبول کی ہیں اور میرے کاموں میں برکت ڈالتا ہے- ص۴۸۳

۸- **علم قرآن**- اللہ تعالیٰ نے مجھے علم قرآن عطا فرمایا ہے- ص۴۸۴

۹- **اللہ تعالیٰ کی شاگردی**- اللہ تعالیٰ میرا مؤدب اور استاد ہوا اور میری فطرت میں اتباع رسول اور رب کی موافقت رکھی گئی- ص۴۸۴

۱۰- **ضعفاء کا ماننا**- مجھے کمزور اور ضعیف لوگ مان رہے ہیں اور بڑھ رہے ہیں اور متکبر انکار کرتے ہیں اور کم ہو رہے ہیں- ص۴۸۵-۴۸۶

۱۱- **کشتی نوح**- خدا تعالیٰ نے مجھے کشتی نوح کی طرح قرار دیا جو میری بیعت کرے گا- وہ ضائع ہونے سے بچ جائے گا- ص۴۸۶

۱۲- **قسم کھانا**- مجھے خدا تعالیٰ کی قسم ہے کہ میں اس اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور ہوں جس نے سیدنا محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام لوگوں کی ہدایت کے لئے بھیجا- ص۴۹۰-۴۹۱

۱۳- **عطا ہائے الٰہیہ**- مجھے اللہ تعالےٰ نے حلل ولایت کی خلعت عطا فرمائی اور مقربین کو جو دیا جاتا ہے وہ مجھے دیا- اس کے برکات اپنے دل زبان گھر وغیرہ پر نازل ہوتے دیکھتا ہوں- اور اللہ تعالیٰ پر توکل- ص۴۹۱-۴۹۷

۱۴- **صداقت کا نشان** (الف) آپ کے مامور کئے جانے پر ۲۸ر نومبر ۱۸۸۵ء کی شب کو اس کثرت کے ساتھ شہب کا گرنا جس کی نظیر کبھی نہیں دیکھی گئی- میرے دل میں الہاماً ڈالا گیا کہ یہ تیرے لئے نشان ظاہر ہوا- حاشیہ ص۱۱۰-۱۱۱

(ب) اس کے بعد یورپ کے لوگوں کو وہ ستارہ دکھائی دیا جو حضرت مسیحؑ کے وقت میں نکلا تھا- میرے دل میں ڈالا گیا- یہ ستارہ

بھی تیری صداقت کے لئے ایک دُوسرا نشان ہے۔ حاشیہ ص۱۱۱

۱۵۔ پیشگوئیوں کا پُورا ہونا اور کثرت الہام۔
بعض دن ایسے گذرتے ہیں کہ الہامات الٰہی بارش کی طرح برستے ہیں اور بعض پیشگوئیاں ایک منٹ کے اندر اور بعض مدّت دراز کے اندر پوری ہوتی ہیں ص۳۵۵

۳۔ بعثت کی غرض (الف) بوقت ضرورت اصلاح فساد کے لئے مبعوث ہونا ص۱۶

(ب) **خدمتِ دین اور اسلامی مہمات** کو انجام دینے کے لئے خدا نے مجھے مامور کیا ہے اور اتباعِ نبوی میں ایک گرم جوش فطرت بخش کر مجھے بھیجا ہے۔ تا حقیقی متابعت کی راہیں لوگوں کو سکھاؤں اور علمی و عملی ظلمت سے انہیں باہر نکالوں اور اشاعتِ اسلام کیلئے مجھے ایمانی جوش اور یہ عاشقانہ رُوح ملی ہے کہ دُکھ اُٹھا کر بھی اس کے دین کے لئے خدمت بجالاؤں۔ ص۳۵

(ج) مَیں چاہتا ہوں کہ میری ساری زندگی خدمتِ اسلام میں صرف ہو۔ ص۳۵

(د) خدا تعالیٰ نے مجھے اسلئے بھیجا ہے کہ تا میں اس زمانہ کے اوہام دُور کروں اور ٹھوکر سے بچاؤں۔ حاشیہ ص۲۶۹

(ھ) اور تا دوبارہ دُنیا میں علمی اور عملی اور اخلاقی اور ایمانی سچائی قائم کروں اور اسلام کو لوگوں کے حملوں سے بچاؤں ص۲۵۱

نیز اسلام کی خوبیاں ظاہر کرنے فلسفی الزاموں سے اسلام کو پاک کرنے اور مسلمانوں کو اللہ اور رسول کی محبّت کی طرف رجوع دلانے کے لئے مبعوث ہوا ہوں۔ ص۲۲۹

(و) تاکہ اُمّت میں جو فرقہ بندی اور اختلاف حدیثوں کی وجہ سے پیدا ہوا ہے اس کو مٹاؤں اور قرآن مجید کو ان کے دین کا قبلہ بناؤں۔ ص۵۵۹-۵۶۰

(ز) خدا نے مجھے حَکم بنا کر بھیجا ہے اور وہ مجھے ملحد خیال کرتے ہیں ص۵۶۰

۴۔ مسیح موعودؑ نام دئے جانے کا راز
(الف) بعض اولیاء جن کی گذشتہ انبیاء سے مناسبت ہوتی ہے۔ انہیں آسمان میں ان انبیاء کا نام دیا جاتا ہے۔ خدا کی سنت ہے کہ بعض اولیاء کو بعض انبیاء کے قدم پر بھیجتا ہے۔ اور ملاء اعلیٰ میں اس کو مشابہ نبی کا نام دیا جاتا ہے۔ اسی لحاظ سے میرا نام مسیح موعود ہوا ص۲۷۵

(ب) مجھے مسیح کا نام عیسائی قوم کی وجہ سے دیا گیا ہے جن کے مقابلہ کے لئے میں مامور ہوا ہوں۔ ص۲۶۷

(ج) مسیح موعود نام رکھنا اس مصلحت پر مبنی ہے کہ اس کا عظیم الشان کام عیسائیت کا غلبہ توڑنا اور ان کے مخالف قرآن فلسفہ

کو دلائل قویہ کے ساتھ توڑنا اور ان پر
حجتِ اسلام پوری کرنا ہے ص۳۴۱

عیسٰی نام دئے جانے کی وجہ۔

(الف) مسیح ؑ کو جب اس کی قوم کے فساد
سے اطلاع دی گئی تو ان کی رُوح نزول کے
لئے حرکت میں آئی اور اپنا قائم مقام اور
شبیہ چاہا۔ اور اللہ تعالیٰ نے وعدہ کے موافق
شبیہ عطا کیا ان معنوں سے اس کا وجود مسیح
کا وجود ٹھہرا ص۲۵۴-۲۵۵ و ص۳۴۱ و
ص۴۳۹ و ۴۴۱ و ص۵۵۳ نیز دیکھو "تدلّی"

(ب) مسیح موعود کو عیسٰی نام سے پکارا جانا
اس وجہ سے ہے کہ اس وقت فتنہ برپا کرنے
والے پادری اور عیسائی ہیں۔ اس لئے
غیرۃ اللہ نے مجھے جو اُمّت محمدیہ کا ایک
فرد ہوں یہ ثابت کرنے کے لئے کہ مسیح کو
تفرد حاصل نہیں عیسٰی بنا دیا ص۴۲۶

۵۔ مسیح موعود کسی کی بیعت نہیں کریگا۔

(الف) مسیح موعود کو کسی شیخ کی بیعت کی ضرورت
نہیں وہ تو آسمان سے آئیگا۔ خدا کے مرسل
کسی کی بیعت کے محتاج نہیں ہوتے۔ خود
اللہ تعالیٰ ان کا معلّم ہوتا ہے۔ اور دیگر
صفات عالیہ کا ذکر ص۴۰۹

(ب) **نزول از آسمان سے مراد**۔ چونکہ
آنے والے کو یہ موقعہ نہ ملا کہ وہ زمین والوں
سے کچھ روشنی حاصل کرتا یا کسی کی بیعت کی
شاگردی سے فیضیاب ہوتا۔ اُس نے جو کچھ
پایا آسمان کے خدا سے پایا۔ اس لئے نبی معصوم نے
اس کے حق میں فرمایا۔ وہ آسمان سے آئے گا۔ یعنی
آسمان سے پائے گا۔ حاشیہ ص۲۶۸

۶۔ آپ کے مخالف مکفرین (الف) مخالف علماء
کے حملہ کی تشبیہ صالوا علیّ کصولۃ حبشی
علی بیت الرحمٰن۔ ص۱

(ب) مخالفین مسیح موعودؑ کا آپ کے مقابلہ
میں بُرا رویّہ سبّ و شتم اور عدم قبولیت
اور آپ کی تباہی کے لئے ہر مقصد و ارادہ
میں ناکامی ص۱

(ج) مخالفت کے باوجود نورانی فوج کا آپ کی
طرف آنا اور حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ
کا خاص ذکر ص۱۸

(د) احادیث سے ثابت ہے کہ مسیح موعودؑ پر
بھی کفر کا فتویٰ ہوگا۔ ص۲۱۵

(ھ) **اصل وجہ تکفیر** مسلمانوں کی آپکی مخالفت
انکار اور تکفیر کی وجہ نابینائی بخل اور شدّت
تعصب ہے۔ اور ایسے لوگوں کا اسلام میں ہونا
اسلام کی ہتک کا موجب نہیں اور اس اعتراض
کا جواب کہ ان لوگوں کے امراض رُوحانی دُور
کیوں نہیں ہوئے۔ ص۲۲۲-۲۲۳

(و) **مکفرین سے درخواست**۔ مسیح موعودؑ
کی علماء سے درخواست کہ مجھے مصطفیٰؐ اور
قرآن کے دشمنوں کا مقابلہ کرنے دو۔ اور

کہ مومن متوفی سے اسکی ایمانی حالت کے مطابق آنحضرت صلعم کی قبر قریب کی جاتی ہے۔ حاشیہ ص۵۷۹

۱۴- **حضرت آدمؑ سے مشابہت۔** حلفیہ جیسے خدا تعالیٰ نے مجھے مسیح ابن مریم قرار دیا۔ ویسے ہی آدم بھی قرار دیا۔ اس لئے ضروری تھا کہ میرا نکتہ چین بھی ایک ایسا ہو جو اوّل لوگوں کی نظر میں ملکوت میں داخل ہو۔ پھر الیٰ یوم الدین کا جامہ پہنے۔ ص۵۹۸-۵۹۹

۱۵- **خاندان کا ذکر** ص۴۹۵ دیکھو "خاندان مسیح موعود"

۱۶- **آپ کے عقائد۔** دیکھو "عقائد"

۱۷- **مسیح موعود کا منفرد ہونا۔** ملائک اور شیاطین کے وجود اور ہر شخص کے ساتھ داعی الی الخیر اور داعی الی الشر کے ہونے کا مسئلہ ان مسائل میں سے ہے جن کے اثبات کیلئے خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کے استنباط حقائق میں اس عاجز کو منفرد کیا ہے ص۸۹

۱۸- **ظاہری بادشاہ نہیں ہوگا۔** حدیث یضع الحرب اور الائمۃ من قریش سے ظاہر ہے کہ مسیح موعود ظاہری بادشاہ نہیں ہوگا۔ اس کی روحانی خلافت ہوگی اسکو آسمانی بادشاہت دی گئی ہے ہاں اسوقت روحانی تلوار کی حاجت ہے اور وہ چلے گی اور کوئی اس کو روک نہیں سکتا ص۲۷۰-۲۷۱

۱۹- **مقدمات۔** شیخ بٹالوی کے اعتراض کے جواب میں آپ فرماتے ہیں۔ میں نے دوسروں کے مقدمات کبھی نہیں کئے صرف والد مرحوم کے وقت مجھے اپنی زمینداری معاملات کی حق رسی کے لئے عدالتوں میں جانا پڑا والد صاحب کے انتقال کے بعد میں نے کوئی مقدمہ نہیں کیا البتہ بٹالوی صاحب کے والد صاحب کی مقدمہ بازی جانے حرج ہو تو ہو۔ ص۳۰۲-۳۰۳

۲۰- **بٹالوی پر احسان۔** حضرت مسیح موعودؑ کا بٹالوی پر احسان کہ ان کے والد صاحب کو انکی پردہ دری سے آپ روکتے رہے۔ حاشیہ ص۳۰۵

۲۱- **لوگوں کے لئے دعا۔** مسیح موعودؑ کا لوگوں کی ہدایت کے لئے دعا کرنا ص۳۲۴

۲۲- **دوست اور آپ کی جماعت کون ہے؟** میرا دوست وہی ہے جس نے نشان دیکھنے سے پہلے مجھے قبول کیا اور اپنی جان اور مال اور عزت کو ایسا فدا کر دیا گویا ہزارہا نشان دیکھ لئے ہیں۔ یہی میری جماعت ہے اور میرے ہیں جنہوں نے مجھے اکیلا پایا اور میری مدد کی۔ مجھے غمگین دیکھا اور میرے غمخوار ہوئے وغیرہ ص۳۴۹-۳۵۰

۲۳- **بشارت غلبہ۔** مسیح موعود کے غالب رہنے کی قطعی بشارت۔ ص۳۴۸-۳۸۲

مسیح ناصریؑ:-

۱- **غیر طبعی زندگی** (الف) حیات مسیح کے عقیدہ سے نہ صرف عام انسانوں بلکہ تمام انبیاء کے خواص سے مستثنیٰ ہونا اور افضل البشر

ہونا ثابت ہوتا ہے اور اسے عیسائیوں کے
عقیدہ کی تائید ہوتی ہے۔ ص ۴۱-۴۲

(ب) شرک۔ حیات مسیح کے عقیدہ سے
شرک اس طرح لازم آتا ہے کہ شرک یہ ہے کہ
کسی بشر میں کوئی ایسی خصوصیت اسکی ذات
یا صفات یا افعال کے متعلق قائم کردی جائے
جو اسکے بنی نوع میں ہرگز نہ پائی جائے نہ بطور
ظلّ اور نہ بطور اصل۔ ص ۴۴

(ج) غور کرو۔ اَلِرَّسُوْلِنَا الموت والحیاۃ
لِعِیْسٰی تلك اِذًا قسمۃ ضِیْزٰی ۲۷۹

۲۔ علماء کے نزدیک خصوصیات مسیحؑ جن سے
ان کی آنحضرتؐ پر فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

(الف) جبریل ہمیشہ ان کے ساتھ رہتا تھا۔
یہاں تک کہ ان کے ساتھ ہی آسمان پر گیا۔

(ب) دوسرے نبیوں پر تو جبریل وحی آسمان
سے لے کر آتا اور بعد تبلیغ وحی بلا توقف
آسمان پر چلا جاتا۔ لیکن مسیحؑ کے ساتھ
جبریل ہمیشہ رہتا۔ ص ۱۰۵

اور اس خیال کے بطلان کی دلیل ص ۱۰۹

(ج) مس شیطان سے صرف وہی محفوظ تھے۔
لیکن علماء کے نزدیک رسول کریمؐ کے ساتھ
نہ روح القدس ہمیشہ رہا نہ آپ مس شیطان
سے پاک تھے۔ ص ۷۵-۷۶ و ص ۱۱۰

۴۔ وفات مسیح ناصری۔ ثبوت قرآن مجید سے

(الف) مبشرا برسول یأتی من بعدی
اسمہٗ احمد۔

(ب) آیت فلما توفیتنی اور توفی کے معنے
قبض روح اور وفات کا ثبوت آیات
قرآنیہ سے۔ ص ۴۲-۴۳

(ج) انی متوفیك کا وعدہ فلما توفیتنی
سے پورا کر دیا۔ ص ۴۵

(د) کانا یأکلان الطعام ص ۴۵ و ص ۲۷۷-۲۷۸

(ھ) اور آیت ما محمد الا رسول قد خلت
من قبلہ الرسل۔ اور صحیح بخاری میں
متوفیك کے معنے ممیتك آئے ہیں۔
ص ۲۷۷-۲۷۸ و ۳۸۷ و ۴۲۱ و ۴۲۴
کتاب اللہ اور احادیث سے مسیح کی موت
ثابت ہے۔ ص ۵۶۱

(و) نبی کریمؐ نے بارہ مستحکم دلیلوں اور
قرائن قطعیہ سے ہم کو سمجھا دیا تھا کہ عیسیٰ ابن مریم
فوت ہو چکا ہے اور آنے والا مسیح موعود اسی
امّت میں سے ہے۔ ص ۴۶

(ز) قرآن مجید میں وفات مسیح کا خاص طور پر
ذکر کرنے کی وجہ یہ تھی کہ خدا کے علم میں تھا کہ مسلمان
بباعث خیال حیات مسیح سخت فتنہ میں پڑیں گے
جو اسلام کے لئے سخت مضر ہوگا۔ ص ۴۵

۳۔ صلیب دئے جانے کا مہینہ۔ مسیح ناصریؑ
کی گرفتاری اور صلیب دئے جانے کا مہینہ یقینی
استنباطی طور پر جون کا مہینہ معلوم ہوتا
ہے۔ حاشیہ۔ ص ۱۱۷

۵- قیامت اور زندگی۔ نور افشاں ۱۳ اکتوبر ۱۸۹۲ء میں دعویٰ کیا گیا کہ کسی نبی کے بجز مسیح ناصریؑ کے قیامت اور زندگی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا جو ان پر ایمان لایا وہ مرکر بھی زندہ رہا اور رُوحانی زندگی پائی۔ ص۱۹۹
اس کا مؤلف نے تفصیلی جواب دیتے ہوئے لکھا:۔

۱۔ صداقت اور ربانی توحید کے پھیلانے میں انکی ناکامی کی نظیر کسی نبی میں نہیں ملتی۔ ص۲۰۰
۲۔ مسیحؑ کے پیروؤں نے آپ کی زندگی میں استقامت اور ایمانداری کا نہایت بدنمونہ دکھایا۔ ص۲۰۱
۳۔ خود مسیح نے اپنے بعض خاص حواریوں کو سست اعتقاد اور شیطان کہا۔ ص۲۰۲
۴۔ بعد میں آنیوالے عیسائی نفسانیت کی تنگ و تاریک قبروں میں مرے ہوئے ہیں ص۲۰۲
۵۔ موت چار قسم کی ہوتی ہے:۔
غفلت کی موت۔ گناہ کی موت۔ شرک کی موت۔ اور کفر کی موت۔ یہ چاروں قسم کی موت عیسائی مذہب میں موجود ہے اور اس کا ثبوت۔ پس مسیح کو رُوحانی مُردوں کے زندہ کرنے میں قیامت کا نمونہ خیال کرنا سراسر غلط اور دعویٰ بے دلیل ہے۔ ص۲۰۴ و ۲۲۳-۲۲۴
اس رُوحانی قیامت کا نمونہ درحقیقت سیّدنا محمد صلعم نے دکھایا۔ ص۲۰۵-۲۲۱

۶- مسیح کا نزول۔ دیکھو "نزول"

۷- مسیح ناصری کا تین بار مثالی نزول۔
میرے پر یہ کشفاً کھولا گیا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی رُوحانیت نے دو مرتبہ اپنا قائم مقام طلب کیا۔ پہلی دفعہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے۔ اسکی تائید یوحنا باب ۱۶ اور حدیث انا اشد مناسبة بعیسٰی جو مصدق ہے مسیح کے اس قول کی کہ وہ نبی میرے نام پر آئیگا۔ ص۲۴۲-۲۴۳
دوسری مرتبہ جب نصاریٰ میں دجالیت کی صفت اتم اور اکمل طور پر آگئی۔ تب دوبارہ مثالی طور پر نزول چاہا تو خدا تعالےٰ نے ایسا شخص بھیجدیا جو اس کی رُوحانیت کا نمونہ تھا۔ وہ نمونہ مسیح علیہ السلام کا رُوپ بن کر مسیح موعود کہلایا۔ ص۲۴۳-۲۴۵
۳- یہ بھی کھلا ہے کہ غلبہ توحید کا زمانہ گذرنے کے بعد پھر دنیا میں شرک اور فساد اور ظلم عود کرے گا۔ پھر مسیح کی رُوحانیت جوش میں آکر جلالی طور پر اپنا نزول چاہے گی۔ تب ایک قہری شبیہ میں اس کا نزول ہوکر اس زمانہ کا خاتمہ ہوجائے گا۔ ص۲۴۶

۸- مثالی نزول کی حقیقت۔ ص۲۳۱، ص۲۳۹، ۲۴۱ و ۵۵۳ نیز دیکھو "تدلّی"

۹- نزولِ مسیح کے ساتھ مخصوص کرنے کی وجہ

کا محبت اور پیار سے بھرا ہوا ایک فضل ہے جو راستبازوں، صادقوں اور سچے ایمانداروں اور کامل وفاداروں اور اخبار ظنیہ کے ماننے والوں کی طرف رجوع کرتا ہے۔ حاشیہ ص۱۹۳-۱۹۴

(ب) آیت ثم ننجی الذین اتقوا میں نجات کا لفظ اپنے حقیقی معنوں میں مستعمل نہیں بلکہ اس سے صرف اس قدر مراد ہے کہ مومنوں کا نجات یافتہ ہونا اس وقت ہم ظاہر کر دیں گے۔ ص۱۵۴

نذیر حسین دہلوی (الف) اوّل المکفّرین۔ مولوی محمد حسین بٹالوی کے تیار کردہ استفتاء پر باوجود میری اس تحریر کے کہ میں کسی عقیدہ متفق علیہا اسلام سے منحرف نہیں ہوں۔ سب سے پہلے میاں نذیر حسین نے دستخط کئے اور اوّل المکفرین بنے۔ ص۳۱

(ب) سطحی خیالات کے آدمی۔ اب تو وہ ارذل العمر کو پہنچے ہیں لیکن وہ ابتداء ہی سے سطحی خیالات کے آدمی معلوم ہوتے ہیں۔ جن کی فطرت کو حقائق عالیہ اور معارف دقیقہ سے کچھ مناسبت نہیں۔ ص۳۱ و ص۳۰۹

(ج) حضرت مسیح موعودؑ کی طرف سے انہیں دعوت مباہلہ ص۲۶۱

نزول مسیح کی حقیقت کشفاً (الف) عام ضلالت اور فساد کی زہرناک ہوا عیسائی قوم سے پھیلی۔ خبر ہونے پر مسیح کی روح روحانی نزول کے لئے حرکت میں آئی۔ اور جوش میں آکر اپنا قائم مقام اور شبیہ چاہا۔ خدا تعالیٰ نے وعدہ کے مطابق شبیہ عطا کیا۔ اور مسیح کے پُرجوش ارادات اس میں نازل ہوئے جن کا نزول الہامی استعارات میں مسیح کا نزول قرار دیا گیا۔ اور یہ سُنّت اللہ ہے کہ گذشتہ انبیاء اور اولیاء اس طور سے نزول فرماتے رہے ہیں۔ جیسے ایلیاء نبی یحییٰ میں ہو کر۔ نزول مسیح کی سچی حقیقت یہی ہے۔ اگر کوئی طالب اب بھی باز نہ آوے۔ تو میں مباہلہ کے لئے تیار ہوں۔ ص۲۵۴-۲۵۶ نیز دیکھو صفحات ذیل ۲۴۱، ۳۴۱ و ۳۴۶ و ۳۷۵ و ۴۰۵ و ۴۲۴ و ۴۲۹

(ب) نزول مسیح امر غیبی تھا۔ اللہ تعالیٰ نے جیسے چاہا اُسے کر دیا۔ ص۴۰۴

(ج) نزول کی حقیقت مجھ پر ظاہر کر دی تم پر پوشیدہ رہی۔ ص۴۰۵-۴۰۶

(د) اس کا صحیح مفہوم مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے سمجھا دیا گیا کہ نزول روحانی ہے جسمانی نہیں۔ ص۵۵۲

(ھ) نزول کے معنے کے لئے دیکھو آیات انزلنا الحدید۔ انزل علیکم لباسًا۔ و آیت وما ننزّله الّا بقدر معلوم۔ ص۴۴۱

(و) رفع و نزول۔ آسمان پر کسی بشر کا رفع

مباہلہ کا اثر قریب زمانہ میں ظاہر ہو۔ ص۳۲۷

۲- جو استخارہ تجویز کیا گیا ہے۔ اس میں قوت متخیلہ پر مدار رکھا گیا ہے۔ پس موافقوں کو موافق اور مخالفوں کو مخالف اُلقا ہوگا۔ دُعا فرماویں کہ اس استخارہ میں شیطان کا دخل نہ رہے۔ ص۳۲۸

۳- کوئی امر خارق عادت ہونا چاہیئے تا لوگوں پر حجت قائم ہو۔ ص۳۲۹

۴- مَیں آپ کی بیعت میں ہوں اِس لئے اطمینانِ قلب کے لئے تکلیف دی گئی ص۳۳۰

(ج) جواب خط از حضرت مسیح موعودؑ

۱- مباہلہ۔ آپ کے خط سے چند روز پہلے مجھے خود بخود اللہ جلشانہٗ نے اجازت دیدی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کے ارادہ سے آپ کے ارادہ کا توارد ہے۔ اور اجازت دینے میں حکمت کا ذکر ص۳۳۱-۳۳۲

۲- نشان کے بارہ میں جو آپ نے لکھا وہ بھی درست ہے ص۳۳۲

انسانوں کی دو قسمیں :-

اوّل زیرک اور زکی جو نورِ قلب رکھتے ہیں جیسے صحابہ کبار۔

وہ معجزہ دیکھ کر ایمان نہیں لائے تھے ص۳۳۲

دوسری قسم کے وہ انسان ہیں جو معجزہ اور کرامت طلب کرتے رہے۔ قرآن کریم میں ان کے حالات تعریف کے ساتھ بیان نہیں ہوئے بلکہ ان پر اپنا غضب ظاہر کیا ہے اور متعلقہ آیات ص۳۳۳-۳۳۴

۳- مومنوں کی تعریف یؤمنون بالغیب فرمائی ہے ص۳۳۶

۴- (الف) موردِ غضب الٰہی ہونے کا سبب۔

اس اعتراض کا جواب کہ نشان طلب کرنے والے کیوں موردِ غضب الٰہی ہیں یہ ہے کہ ایمان اس بات کا نام ہے کہ جو بات پردۂ غیب میں ہو۔ اسکو قرائن مرجحہ کے لحاظ سے قبول کیا جائے جیسے ایمانیات۔ منکرین جو بالجہر تکذیب کر دیتے ہیں انکے نشان دیکھنے کے بعد بھی انکار پر اصرار کی وجہ ص۳۳۴-۳۳۹

(ب) قرآن میں عیسائیوں کی طلب پر نشان دکھانے کے بعد انکار کرنے کی صورت میں عذاب شدید کا وعدہ ص۳۵۱

۵- اِس سوال کا جواب کہ اگر بغیر نشان دیکھنے کے کسی کو قبول کیا جائے تو ممکن ہے کہ اس قبول کرنے میں دھوکا ہو۔ ص۳۳۷

۶- قرائن برائے تسلیم دعویٰ مسیح موعودؑ

اس سوال کا جواب کہ مسیح موعود کا دعویٰ تسلیم کرنے کے لئے طالبِ حق کے لئے کونسی علامات و قرائن ہیں۔ یہ ہے کہ :-

(الف) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر صدی کے سر پر مجدد آنے کی پیشگوئی۔ ص۳۴۰

(ب) صدہا اولیاء کا گواہی دینا کہ چودھویں صدی کا مجدد مسیح موعود ہے۔ ص۳۴۱

(ج) احادیث نبویہ پکار پکار کر کہتی ہیں کہ

تیرھویں صدی کے بعد ظہور مسیح ہے۔ صـ۳۴۰

(د) چودھویں صدی کے مجدد ہونے کا دعویٰ میرے سوا کسی نے نہیں کیا۔ صـ۳۴۲

(ھ) بعض اہل اللہ نے اس عاجز سے بہت پہلے اس عاجز کے آنے کی خبر دی یہانتک کہ نام اور سکونت اور عمر کا حال بتلا دیا۔ صـ۳۴۷

(و) **مخالفین اسلام پر رُعب**۔ بارہ ہزار کے قریب خط اور اشتہار الہامی برکات میں مقابلہ کے لئے اس عاجز نے مذاہب غیر کی طرف روانہ کئے۔ یورپ۔ ہندوستان اور امریکہ کے تمام نامی پادریوں کی طرف رجسٹری خطوط بھیجے مگر سب پر حق کا رعب چھا گیا۔ صـ۳۴۷

(ز) **دوسرے مسلمان ملہمین پر غلبہ**۔ مجھے اطلاع دی گئی ہے کہ میں ان مسلمانوں پر بھی اپنے کشفی اور الہامی علوم میں غالب ہوں اگر ان کے ملہم میرے مقابلے میں تائید الٰہی اور فیض سماوی آسمانی نشانوں میں مجھ پر غالب آجائیں تو جس کارد سے چاہیں مجھے ذبح کر دیں۔ ائمۃ الکفر نشان نمائی میں مقابلہ کریں گے نہ مباہلہ کریں گے۔ کیونکہ حقانیت کا انکے دلوں پر رُعب ہے صـ۳۴۸-۳۴۹

۷۔ **استخارہ**۔ استخارہ کے لئے جو درحقیقت استخارہ ہے۔ جو مشکلات آپ نے تحریر فرمائی ہیں۔ درحقیقت استخارہ میں ایسی مشکلات نہیں ہیں اور اس کی تفصیل صـ۳۵۱

۸۔ **قادیان آنے کی دعوت** (الف) اگر آپ چالیس روز تک مندرجہ نشان آسمانی استخارہ کریں تو میں آپ کے لئے دُعا کرونگا۔ کیا خوب ہو کہ یہ استخارہ میرے رو برو ہو۔ صـ۳۵۲

(ب) ۲۷ دسمبر ۱۸۹۲ء کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے دعوت اور یہ کہ جو ایسا سفر اختیار کیا جائے وہ عنداللہ ایک قسم کی عبادت ہوتا ہے۔ صـ۳۵۷

نوادر۔ نوادر ارضیہ اور ارضی فنون کا مظہر دجال ہے اور نوادر سماویہ اور اس کے انوار کا مظہر مسیح موعودؑ ہے۔ صـ۴۸۰-۴۸۱

نور افشاں۔ عیسائیوں کے پرچہ نور افشاں کے ایک وہم کا ازالہ کہ قول مسیح قیامت اور زندگی میں ہوں اور ایسا ثابت بھی کر دکھایا اور یہ کہ آدم سے لے کر کسی نے ایسا دعویٰ نہیں کیا۔ تفصیلی جواب صـ۱۹۹

نور الدین (الف) حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحبؓ کا ذکر خیر اور آپ کو "عبقری" قرار دینا۔ صـ۱۸

(ب) آپ کا نہایت درجہ تعریفی رنگ میں ذکر اور یہ کہ ان کا آنا میری شب و روز کی دُعاؤں کا نتیجہ تھا۔ آپ کی تالیفات فصل الخطاب اور تصدیق براہین کی تعریف اور قرآن کریم کے حقائق و دقائق اور تفسیری نکات بیان کرنے میں آپ کو خاص ملکہ دیئے جانے اور مسیح موعودؑ

کی ہر امر میں کامل اطاعت واتباع اور مخالفوں سے مناظرات کے اثر وغیرہ کا ذکر ۵۸۱-۵۸۹

(ج) حضورؑ کی نظر میں آپ علامہ عصر اور جامع علوم ہیں۔ ۹۰۳

(د) آپ کا سات سو روپیہ یا اس سے زائد کا سالانہ جلسہ پر آنے والے مہمانوں کے لئے اپنے خرچ سے مکان بنانا ۹۰۶

و

واقعات غیبیہ دیکھو "پیشگوئی"

وحی - ۱- علماء کا عقیدہ نزول وحی کے متعلق کہ جبرائیل وحی لے کر آسمان سے نازل ہوتا اور تبلیغ وحی کرکے بلا توقف آسمان پر چلا جاتا۔ مگر اس کے خلاف حضرت عیسیٰؑ کی وحی کے متعلق ان کا یہ عقیدہ ہے کہ جبریل ہمیشہ ان کے ساتھ رہتا تھا۔ گویا وحی خود بخود آسمان سے گر پڑتی تھی۔ ۱۰۵

۲- انبیاء پر کیفیت نزول وحی۔ بخاری۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ اور مسلم کا اتفاق ہے کہ نزول جبریل کا وحی کے ساتھ انبیاء پر وقتاً فوقتاً آسمان سے ہوتا ہے۔ ابن جریر اور ابن کثیر سے تائیدی احادیث ۱۰۱

۳- حدیث سے ثابت ہے کہ نزول وحی کے وقت جبریل آسمان پر ہی ہوتا ہے۔ ۱۰۱

۴- اجتہادی غلطی۔ اس سوال کا جواب کہ اگر کل قول وفعل آنحضرتؐ کا وحی سے تھا تو پھر اجتہادی غلطی کیوں ہوئی؟ ۱۱۲

۵- مدارج النبوۃ۔ مؤلفہ شیخ عبدالحق دہلوی سے حوالہ کہ صحابہ آپ کے ہر قول وفعل کو وحی سمجھتے اور اس پر عمل کرنے میں توقف اور بحث نہ کرتے۔ ۱۲۴

۶- احادیث نبویہ اور رؤیا۔ وحی غیر متلو میں داخل اور آپ کی خواب بھی بلاشبہ وحی میں داخل ہے۔ حاشیہ ۹۲

۷- وحی متلو اور غیر متلو میں فرق :-

وحی غیر متلو (الف) نبی کے اپنے تمام اقوال وحی غیر متلو میں داخل ہوتے ہیں ۲۵۳

(ب) تمام احادیث اسی درجہ کی وحی میں داخل ہیں۔

(ج) چونکہ نبی کی ہر بات جو توجہ تام سے اس کے منہ سے نکلتی ہے وحی ہے۔ اسلئے اجتہادی غلطی بھی درحقیقت وحی کی غلطی ہے۔ ۲۵۳

وحی متلو۔ جو وحی اکبر اور کلام الٰہی اور مہیمن ہے شیطان کے دخل سے بکلی منزہ ہوتی ہے اور اس کی تیز شعاعیں شیطان کو جلاتی ہیں۔ اور ملائک کی کامل حفاظت اس کے اردگرد ہوتی ہے۔ لیکن وحی غیر متلو جس میں نبی کا اجتہاد بھی داخل ہے۔ یہ قوت نہیں رکھتی۔ ۲۵۳

ی

یاجوج و ماجوج سے مراد آخری زمانہ کی دو قومیں روس اور برطانیہ اور ان کے ساتھی ہیں۔ ص۴۰

یورپ کے سائنسدانوں کی پیشگوئیاں۔
یورپ کے ہیئت دان اور سائنسدان کائنات الجو اور ان کے نتائج کے بارہ میں جو پیشگوئیاں کرتے رہتے ہیں۔ حکمت ازلی ہمیشہ ان کو شرمندہ کرتی ہے۔
حاشیہ ص۱۱۸

یہود (الف) یہودیوں سے علماء کی مشابہت ص۲۳ و ص۲۷ و ص۴۹ نیز دیکھو "علماء"
(ب) اب مسلمانوں کی حالت اس سے زیادہ نازک ہے جو حضرت عیسیٰ ؑ کے وقت یہودیوں کی تھی۔ ص۲۷